15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 41)

کیا موسیقی روح کی غِذا ہے؟

- کیا SMS کے ذَریعے مُعافی مانگنا کافی ہے؟ 11
- قبر پر اگر بتی اور مُوم بتی جلانا کیسا؟ 32
- کیا تدفین کے لیے قبروں کے اوپر سے جا سکتے ہیں؟ 32
- بیر کا دَرخت کاٹنا کیسا؟ 33

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال

مُحمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا موسیقی روح کی غذا ہے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۴۱ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَیْ بِنْ کَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نے عَرض کی: میں سارے وِرد وَظیفے چھوڑ کر اپنا سارا وقت دُرُود خوانی (یعنی دُرُود پڑھنے) میں صَرف کروں گا، تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: یہ تمہاری فکریں دُور کرنے کے لیے کافی ہو گا اور تمہارے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا موسیقی رُوح کی غذا ہے؟

سُوال: کہتے ہیں کہ "موسیقی رُوح کی غذا ہے، موڈ کے مطابق Music ہو تو یہ نہ صرف آپ کو Relax کرتا ہے بلکہ آپ کا بلڈ پریشر بھی نارمل کر دیتا ہے۔" کیا یہ بات دُرُست ہے اور ایسا کہنے والوں کو آپ کس طرح سمجھائیں گے؟

جواب: ایسا کہنے والوں کو ہم نے بارہا سمجھایا ہے اور ہم صرف سمجھا ہی سکتے ہیں، مگر ایسے لوگ ہمیں سنتے ہی کب ہیں۔ قرآنِ کریم نے جو رُوح کی غذا بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے: ﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ (پ۱۳، الرعد: ۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: "سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔" اللہ پاک کی یاد اور اس کا ذِکر یقیناً یقیناً یقیناً ہماری رُوح کی غِذا ہے، نہ صِرف رُوح کی بلکہ بدن کی بھی غِذا ہے کہ نماز کے بغیر اِنسان کسی کام کا نہیں ہے۔ نماز ہی تو ہے جو مؤمن اور کافر کے دَرمیان فرق کرنے والی ہے، مگر ان لوگوں کو نماز ایک نہیں پڑھنی بس طبلے کی تھاپ پر رَقص کرنا اور ٹانگیں تھرکاتے رہنا ہے۔

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۵ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۴۰ھ بمطابق 20 اپریل 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، باب (ت: ۸۸)، ۴/۲۰۷، حدیث: ۲۴۶۵ ماخوذاً دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

یاد رَکھیے! ایسی حرکتیں کر کے یہ سمجھنا کہ رُوح کی غِذا مل گئی نادانی ہے، یہ تو مَرنے کے بعد معلوم ہو گا کہ رُوح کی غِذا کسے کہتے ہیں؟ لہٰذا ابھی توبہ کریں اور ایسی کمزور باتیں کرنا چھوڑ دیں۔ اے مسلمان! موسیقی رُوح کی غِذا نہیں ہے رُوح کی غِذا تو ذِکرُ اللہ ہے۔ میں یہ بات مسلمان سے کر رہا ہوں اور مجھے نہیں لگتا ہے کہ کوئی مسلمان مجھ سے اس بارے میں اِختلاف کرے گا کہ ذِکرُ اللہ میں رُوح کی غِذا نہیں ہے بلکہ ہر عالِمِ دِین اور مفتی اس مسئلے میں میرے ساتھ اِتفاق کرے گا کہ رُوح کی غِذا طبلے کی تھاپ میں نہیں بلکہ اللہ پاک کی یاد میں ہے۔

(نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) ماڈرن سے ماڈرن مسلمان شخص بھی مسجد میں میوزک بجتے ہوئے دیکھتا ہے تو نفرت کا اِظہار کرتا ہے، چاہے وہ مسجد میں سوئم کے لیے آیا ہو یا اور کوئی موقع ہو مگر کسی کے موبائل میں میوزک بجتا ہے تو وہ اس کو ناپسند ہی کرتا ہے۔ اگر میوزک میں رُوح کی غِذا ہے تو یہ غِذا مسجد میں بھی ہونی چاہیے تھی لیکن ایسا نہیں ہوتا حتّٰی کہ ایسے کسی بھی شخص کے اپنے موبائل میں یہ میوزک مسجد میں بج جائے تو وہ گھبرا جاتا ہے کہ یہ کہاں بج گیا۔ پھر یہ کہنا کہ موسیقی موڈ ریلیکس یا بلڈ پریشر نارمل کر دیتا ہے یہ سب عجیب و غریب قسم کی باتیں ہیں۔ میوزک تو نفاق پیدا کرتا اور اِنسان کا دِل، دماغ اور پھیپھڑے سب خراب کر دیتا ہے کیونکہ میوزک کے Instrument (آلات) اس قدر ایڈوانس ہو چکے ہیں کہ یہ آپ کے دِل اور آپ کی دِیگر چیزوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یاد رَکھیے! موسیقی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ (امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نگرانِ شُوریٰ سے فرمایا:) کیا بات کی ہے آپ نے! میوزک کو رُوح کی غِذا کہنے والے ڈھول اور طبلے لے کر مسجد میں بیٹھ جائیں کہ رُوح کی غِذا تقسیم ہو رہی ہے، اِنْ شَآءَ اللہ عوام انہیں سمجھا دے گی کہ یہ رُوح کی غِذا ہے یا نہیں بلکہ یہ توڈنڈے لے کر دھو ڈالے گی۔ ہاں! کوئی خوش نصیب رُوح کی حقیقی غِذا لے رہا ہو اور اللہ اللہ کر رہا ہو تو لوگ اس کو بولیں گے کہ میرا بچہ بیمار ہے آپ دعا کر دیجیے، اس کے سامنے گڑگڑائیں گے کیونکہ یہی شخص حقیقتاً رُوح کی غِذا لینے والا ہے۔ میرے نادان دوستو! ڈھول طبلوں میں رُوح کی غِذا نہیں ہے بلکہ رُوح کی غِذا اللہ پاک کے ذِکر اور اس کی یاد میں ہی ہے۔

میوزک روحانی غِذا نہیں بلکہ شیطانی غِذا ہے

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا مولا مشکل کشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم **شَعْبَانُ الْمُعَظَّم** کی

www.dawateislami.net

پندرھویں رات یعنی شَبِ بَراءَت میں اکثر باہر تشریف لاتے، ایک بار اسی طرح شَبِ بَراءَت میں باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر فرمایا: ایک مَرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرتِ سَیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں رات آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت میں جس شخص نے جو بھی دُعا اللہ پاک سے مانگی اس کی دُعا اللہ پاک نے قبول فرمائی، جس نے مَغْفِرَت طلب کی یعنی مَغْفِرَت مانگی اللہ پاک نے اس کی مَغْفِرَت فرما دی، بشرطیکہ دُعا کرنے والا عَشَّار یعنی ظلماً ٹیکس لینے والا، جادو گر، کاہن اور باجا بجانے والا نہ ہو (کہ باجا بھی ایک میوزک کا ہی آلہ ہے)۔ پھر یہ دُعا کی: اے اللہ، اے داود کے پُروردگار! جو اس رات میں تجھ سے دُعا کرے یا مَغْفِرَت طلب کرے تو اس کو بخش دے۔[1] دیکھا آپ نے باجا بجانے والے کے لیے حضرتِ سَیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا ہے کہ اس کی مَغْفِرَت نہیں ہے، تو یہ شخص کتنا بدنصیب ہے، اس کی کیسی مت ماری گئی ہے اور شیطان نے اس بے چارے کو کیسا باؤلا کر دیا کہ یہ شخص میوزک کو رُوح کی غِذا سمجھ بیٹھا ہے حالانکہ میوزک روحانی غِذا نہیں بلکہ شیطانی غِذا ہے۔ رُوح کی غِذا اللہ پاک کا ذِکر ہے، رُوح کی غِذا نماز ہے، روح کی غِذا روزہ ہے، رُوح کی غِذا تَراویح ہے، رُوح کی غِذا قرآن ہے۔ اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ۝۲۸﴾ (پ۱۳، الرعد: ۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: ”سُن لو اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین ہے۔“ ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝۱۴﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: ”میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔“ یہ عبادتیں رُوح کی غِذا ہوتی ہیں، شیطانی حرکتیں رُوح کی غِذا نہیں ہوتیں۔

شَبِ بَراءَت کی خُوبیاں اور فضائل

سُوال: شَبِ بَراءت کی خُوبیاں اور فَضائل بیان فرما دیجئے۔

جواب: شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: شَعْبَانُ شَھْرِی یعنی شعبان میرا مہینا ہے۔[2] جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شعبان کو اپنا مہینا فرما دیا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اسے ساری

---

1. لطائف المعارف لابن رجب حنبلی، المجلس الثانی فی ذکر نصف شعبان، ص۱۵۸ المکتبة العصریة بیروت
2. شعب الایمان، باب فی الصیام، تخصیص شہر رجب بالذکر، ۳/ ۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۳ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

فضیلتیں حاصِل ہو گئیں۔ اب شَعْبانُ الْمُعَظَّم کی پندرھویں شَب یعنی شَبِ بَراءت کے فَضائل پیشِ خدمت ہیں چنانچہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اللہ پاک چار راتوں میں بھلائیوں کے دَروازے کھول دیتا ہے (۱) بقر عید کی رات (یعنی ذُوالْحِجَّہ کی دَسویں رات جس کی صبح بقرہ عید ہوتی ہے۔) (۲) عیدُ الْفِطر کی رات (یعنی رَمَضان شریف جب پورا ہو جاتا ہے اور عید کا چاند نظر آ جاتا ہے۔) (۳) شعبان کی پندرھویں رات کہ اِس رات میں مَرنے والوں کے نام اور لوگوں کا رِزق اور اس سال حج کرنے والوں کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (۴) عَرَفہ یعنی آٹھ اور نو ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کی دَرمیانی رات۔ چاروں راتوں میں اذانِ فجر تک بھلائیوں کے دَروازے خُصُوصیت کے ساتھ کھلے رہتے ہیں۔[1]

شَبِ بَراءَت میں اَہم فیصلے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! 15 شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کی رات کتنی نازک ہے نہ جانے کس کی قسمت میں کیا لکھ دیا جائے؟ بعض اوقات بندہ غفلت میں پڑا رہ جاتا ہے اور اس کے بارے میں کچھ کا کچھ ہو چکا ہوتا ہے۔ غُنْیَۃُ الطَّالِبِین میں ہے: بہت سے کفن دُھل کر تیار رکھے ہوتے ہیں مگر کفن پہننے والے بازاروں میں گھوم پھر رہے ہوتے ہیں۔ کافی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی قبریں کھودی جا چکی ہوتی ہیں مگر ان میں دَفن ہونے والے خوشیوں میں مَست ہوتے ہیں۔ بعض لوگ ہنس رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان کی موت کا وقت قریب آ چکا ہوتا ہے۔ کئی مکانات کی تعمیر کا کام پورا ہو گیا ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان کے مالکان (Owner) کی زندگی کا وقت بھی پورا ہو چکا ہوتا ہے۔[2]

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں

---

1. مسند الفردوس، باب الالف، ۵/۲۷۴، حدیث: ۸۱۲۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت
2. غنیۃ الطالبین، القسم الثالث مجالس فی مواعظ القرآن والالفاظ النبویۃ، ۱/۳۴۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

بخشش والی رات میں بخشش سے محروم لوگ

سُوال: کیا شَبِ بَراءت یعنی چھٹکارے کی رات بھی کچھ لوگ بخشش سے محروم رہ سکتے ہیں؟[1]

جواب: جی ہاں! شَبِ بَراءت یعنی چھٹکارے کی رات میں بھی بعض لوگ بخشش سے محروم رہتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سَیِّدَتنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) آئے اور کہا کہ یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے، اس میں اللہ پاک جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر، عَداوت والے، رِشتہ کاٹنے والے، کپڑا لٹکانے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رَحمت نہیں فرماتا۔[2] حدیثِ پاک میں کپڑا لٹکانے والے سے مُراد وہ لوگ ہیں جو تکبُّر کے ساتھ ٹخنوں کے نیچے پاجامہ یا کرتا لٹکاتے ہیں۔[3] آج کل غالب اکثریت کپڑے اِس طرح کے پہنتی ہے جو ان کے ٹخنوں سے نیچے لٹک رہے ہوتے ہیں۔ عورتیں تو ٹخنے چُھپا کر ہی رکھیں گی[4] لیکن مَردوں کے لیے سُنَّت یہی ہے کہ ٹخنے چُھپے ہوئے نہ ہوں لہٰذا پاجامہ یا شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھنی چاہیے۔[5] البتہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے پر وَعید اور گناہ ان کے لیے ہے جو تکبُّر سے ایسا کرتے ہیں۔[6] جو تکبُّر سے ایسا نہیں کرتے بس ویسے ہی عادت ہوتی ہے جیسا کہ اب لاکھوں لاکھ لوگ اس میں مبتلا ہیں، تکبُّر کا انہیں ہوش بھی نہیں ہوتا یعنی دوسروں کو حقیر سمجھ کر اس طرح نہیں کرتے بس غفلت یا فیشن کے طور پر کپڑے لٹکاتے ہیں۔ بہر حال تکبُّر نہ ہو جب بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ یہ خلافِ سنَّت ہے اور سنَّت میں عظمت اور نجات ہے۔

---

1. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
2. شعب الایمان، الباب الثالث و العشرون، باب فی الصیام، ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/ ۳۸۴، حدیث: ۳۸۳۷
3. نزھۃ القاری، ۵/ ۵۱۸ فرید بک سٹال مرکز الاولیا لاہور
4. مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۰۳ ماخوذاً ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور
5. مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۹۵ ملتقطاً
6. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۶۴ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

کروڑوں حنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ نے حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللهِ بن عَمرو رَضِیَ اللهُ عَنْہما سے جو رِوایت نقل کی اس میں قاتل کا بھی ذِکر ہے۔[1] یعنی شَبِ بَراءَت اللہ پاک جن کی طرف نظرِ رَحمت نہیں فرماتا ان میں قاتل بھی شامل ہے۔

حضرتِ سَیِّدُنا کثیر بن مُرّہ رَضِیَ اللهُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک شعبان کی پندرھویں شَب میں تمام زمین والوں کو بخش دیتا ہے سِوائے مُشرک اور عَداوت والے کے۔[2] مُشرک سے مُراد وہ جو اللہ پاک کی ذات یا صِفات میں ساتھ کسی کو شریک کرے مثلاً نَعُوْذُ بِالله دو خدا مانے۔ مسلمان تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہم نہ بتوں کو مانتے ہیں، نہ سورج کو پوجتے ہیں، نہ آگ کو پوجتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰه! ہم توحید والے ہیں، اللہ پاک کی رَحمت سے ہم مسلمان ہیں۔ غَیْرُ الله کی عبادت کوئی مسلمان نہیں کرتا اور جو کرے وہ مسلمان رہ نہیں سکتا۔ جو لوگ بات بات پر کہتے رہتے ہیں کہ یہ شرک ہو گیا، وہ شرک ہو گیا تو یہ ان کی اپنی غَلَط فہمیاں ہوتی ہیں۔ اللہ پاک ان کو بھی عقلِ سلیم عطا فرمائے اور شرک کی تعریف سمجھنے کی سعادت بخشے کہ شرک اصل میں ہوتا کیا ہے؟ بہر حال شَبِ بَراءَت میں عَداوت والا بھی نہیں بخشا جاتا۔ آج کل ایک مسلمان کے دِل میں دوسرے مسلمان کی عَداوت بیٹھی ہوتی ہے۔ خالہ، پھوپھی، چچی سے ٹھنی ہوتی ہے۔ ماں بیٹوں یا باپ بیٹوں یا ماں بیٹیوں یا ساس بہو کے دَرمیان عداوتیں ہوتی ہیں، ہر ایک کو عداوت دور کرنے کا کوئی راستہ خود نکالنا چاہیے۔

قاتل کی توبہ کی صورت کیا ہو گی؟

سُوال: اگر قاتل توبہ کرنا چاہے تو اس کا طریقہ کیا ہو گا؟[3]

جواب: جس نے قتل کیا وہ قاتل کہلاتا ہے اور جسے قتل کیا گیا وہ مَقتول ہوتا ہے۔ قتل میں تین حقوق ہوتے ہیں: (۱) حقُ الله (۲) حقِ مقتول (۱) حقِ وُرَثا۔ سچی توبہ سے اللہ پاک کا حق مُعاف ہو جائے گا۔ مقتول یعنی جو قتل ہوا اس کا حق

---

1. مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۸۹، حدیث: ۶۶۵۳ دار الفکر بیروت
2. شعب الایمان، باب فی الصیام، ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/ ۳۸۱، حدیث: ۳۸۳۰
3. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ابھی باقی ہے، بندہ اگر سچی ندامت لے کر آئے تو اللہ پاک کی رَحمت سے اُمّید ہے کہ قاتل اور مقتول کے دَرمیان قیامت کے دِن صُلح کروا دے اور یوں بندے کا حق بھی مُعاف ہو جائے۔ اگر سارے وارث مُعاف کر دیں گے تو ان کا حق بھی مُعاف ہو جائے گا اور اگر وارثوں نے حق مُعاف نہیں کیا تو پھر قصاص، دِیت وغیرہ جو بھی شریعت کے تقاضے ہیں وہ پورے کرنے ہوں گے۔[1] اس کا فیصلہ قاضی یعنی جج کرے گا عام بندے یہ فیصلے نہیں کریں گے۔

نماز میں کپڑے فولڈ کرنے کا مسئلہ

سُوال: نماز میں کپڑا ٹخنوں سے اوپر یا نیچے رکھنے کے کیا اَحکام ہیں؟[2]

جواب: نماز میں کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے رکھنے سے نماز مکروہِ تنزیہی ہوتی ہے اور اگر کپڑا تکبُّر کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے رکھا تو نماز مکروہِ تحریمی ہو جائے گی[3] یعنی ایسا کرنا ناجائز ہے لہٰذا اس سے بچنا چاہیے، پاجامہ شلوار کرتا ٹخنوں سے اوپر رکھنا چاہیے کہ یہ سنَّت ہے اور سنَّت میں عظمت، بَرکت اور نجات ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں جب سے اِجازت ملی تو ہمارے نوجوان اسلامی بھائیوں نے طرح طرح کی تراش خراش والے لمبے جُبے چڑھا لیے (جو ٹخنوں کے نیچے تک ہوتے ہیں)۔ اللہ کریم نفس کے لیے ٹیپ ٹاپ کرنے سے نجات دے اور ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سادگی کی سنَّت اپنانے کی سعادت بخشے۔ بہر حال جو بھی کپڑا پہنیں تو اسے ٹخنوں سے اوپر رکھیں۔ پینٹ پہننا بھی جائز ہے لیکن اسے بھی ٹخنوں سے اوپر رکھیں۔ ٹخنوں سے اوپر کرنے کے لیے پینٹ یا شلوار وغیرہ فولڈ نہ کریں کہ اس سے نماز مکروہِ تحریمی ہو جاتی ہے۔[4] حدیثِ پاک میں کفِّ ثوب سے منع فرمایا گیا ہے۔[5] کپڑے فولڈ کرنے کو ہی کفِّ ثوب بولتے ہیں اور ایسی نماز کپڑے دُرُست کر کے دوبارہ پڑھنا ہو گی۔ بعض بڑے بوڑھے نماز کے وقت آواز لگاتے ہیں کہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۶۲۳، حصہ: ۷ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۳۸۸

4 ...... بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیہا، ۲/ ۴۳ کوئٹہ

5 ...... بخاری، کتاب الاذان، باب لایکف شعراً، ۱/ ۲۸۶، حدیث: ۸۱۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

پاجامہ اڑس لو اور پائنچے گھڑس لو حالانکہ ان بے چاروں کو پتا نہیں ہوتا اور اس طرح وہ گناہ کا اِعلان کرتے ہیں۔ اللہ پاک انہیں توبہ کی توفیق دے۔ اگر کسی کی شلوار لمبی ہے تو کھینچ کر اوپر کر سکتے ہیں، گھرسنے اڑسنے کی اِجازت نہیں ہے۔ اگر کھینچنے کے باجود بھی ٹخنوں سے نیچے پڑا ہے تو اسے نماز میں لٹکنے دیجئے۔ اس کے سبب نماز میں یہ خرابی پیدا ہوگی کہ ایسا کرنا (مکروہِ تنزیہی) ناپسندیدہ ہے لیکن گناہ نہیں ہے۔ اگر نماز میں اوپر یا نیچے سے کپڑا فولڈ کریں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ اگر نماز کے علاوہ کسی نے پائنچے فولڈ کر لیے تو اس میں گناہ نہیں ہے۔

پتا نہیں یہ آفت کیوں ہے؟ میں بھی لڑکپن سے سنتا آرہا ہوں کہ نماز میں پائنچے فولڈ کرنے چاہییے۔ لگتا ہے یہ جدی پشتی سلسلہ چلا آرہا ہے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی کسی کو یہ مسئلہ بیان کرتے سنا ہو۔ جب شعور آیا تو اپنے طور پر کچھ مُطالعہ کیا اور عُلَما کی صحبت ملی تو مجھے پتا چلا کہ یہ ایک غَلَط فہمی ہے جس میں اُمَّت مبتلا ہے۔ اگر سارے عُلَما اور مَساجد کے امام صاحبان یہ مسئلہ بیان کرنا شروع کر دیں تو اُمّید ہے کہ اُمَّت اس مصیبت اور غَلَط فہمی سے نجات پالے گی اور انہیں بھی ثواب ملے گا۔ ممکن ہے کہیں بڑے بوڑھے امام پر چڑھائی بھی کر دیں مگر آپ گھبرائیں نہیں۔ دَارُ الْاِفْتَا اہلسنَّت سے لکھا ہوا یہ فتویٰ حاصل کر لیں یا بہارِ شریعت کے تیسرے حصے میں یہ مسئلہ موجود ہے[1] وہاں سے دیکھ کر یاد کر لیں اور جمعہ اور دِیگر مَواقع پر بیان کر دیں۔ اگر پھر بھی کوئی نہ مانے تو ہم اس کے بجائے ان عُلَمائے کِرام کو Follow کریں گے جو شریعت کا حکم بیان کرتے ہیں۔

شَبِ بَرَاءَت میں سوشل میڈیا پر مُعافی مانگنے سے روکنا؟

سُوال: شَبِ بَرَاءَت کے موقع پر سوشل میڈیا پر مُعافی مانگنے والوں کو منع کرنا کیسا؟

جواب: شَبِ بَرَاءَت کے موقع پر سوشل میڈیا پر مُعافی مانگنے اور مُعاف کرنے کا اچھا سلسلہ رائج ہوا ہے۔ بعض ڈیڑھ ہوشیار اِس سلسلے کو ختم کرنے کے لیے شوشے چھوڑتے ہیں کہ ایسے مُعاف نہیں ہوتا۔ ارے بھائی! مُعاف خُدا کرتا ہے

---

1 ...... جیسا کہ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی، یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہِ تحریمی ہے، خواہ پیشتر (پہلے) سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۶۲۴، حصہ:۳)

www.dawateislami.net

آپ کو کیا تکلیف ہے؟ اگر لوگ ایک دوسرے سے مُعافی مانگتے ہیں تو کیا حَرج ہے؟ بہر حال ایسوں کی باتوں میں نہ جائیں اور دِل کھول کر ایک دوسرے سے مُعافی مانگیں۔ اِس بہانے حقوقُ العِباد سے کچھ نہ کچھ مُعافیاں مل ہی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شَبِ بَراءَت پر ہمارا مُعافی تلافی کا بَرسوں سے معمول ہے اور اس کی اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے ہمیں تربیت دی ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اَعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[1] اگر صاف نیت کے ساتھ کسی سے کہا: اگر آپ کی میں نے کوئی حق تلفی کی ہو تو مُعاف کر دیجئے۔ اس نے کہا کہ میں نے معاف کیا۔ اب جو جو حق تلفیاں اسے یاد ہوں گی وہ مُعاف ہو جائیں گی اور جو یاد نہیں ہیں وہ مُعاف نہیں ہوں گی، اس میں مزید کچھ تفصیل ہے۔

بہر حال مُعافی مانگنا فائدے سے خالی نہیں، اِس بات کو یوں سمجھئے کہ 100 سوراخ ہیں جہاں سے سانپ ڈس سکتا تھا ان میں سے ایک دو سوراخ بند ہو گئے۔ اگر ایک دو قصور بھی مُعاف ہو گئے تو اِس میں کیا نقصان ہے؟ بالفرض ایک بھی مُعافی نہیں ملی جب بھی نقصان کیا ہوا؟ کچھ بھی نہیں۔ سوشل میڈیا پر مُعافی مانگنے کے بعد اگر نتیجہ کچھ بھی سامنے نہیں آیا جب بھی مُعافی مانگنا نہ چھوڑیں۔ ہم جو دُعا مانگتے ہیں بظاہر دُعا کی قبولیت کے کوئی آثار نہ ہوں جب بھی دُعا مانگنے میں ہمارا کچھ بھی نقصان نہیں بلکہ دُعا مانگنا تو خود عبادت ہے۔[2] حدیثِ پاک میں ہے: اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃ یعنی دُعا عبادت کا مغز ہے۔[3] اگر کسی مسلمان سے مُعافی مانگیں گے تو اس کے دِل میں کچھ نہ کچھ نرمی پیدا ہوتی ہے، اسے اچھا اور بھلا لگتا ہے۔ تو ایسے نیک کام سے نہیں روکنا چاہیے۔ یاد رکھیے! مُعافی مانگنے کا سلسلہ شَبِ بَراءَت کے ساتھ ہی خاص نہیں ہونا چاہیے بلکہ جب بھی کسی بندے کی حق تلفی ہو جائے تو سانس بعد میں لیں اس سے مُعافی پہلے مانگیں۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ شَبِ بَراءت میں مُعافی مانگنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اب سارا سال بندوں کی حق تلفیوں کی چُھوٹ مل گئی اور کوئی مسلمان ایسا سمجھتا بھی نہیں ہے۔

❖

1 ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، ۱/۶، حدیث: ۱

2 ...... ابو داود، کتاب الوتر، باب الدعاء، ۲/۱۰۹، حدیث: ۱۴۷۹ دار احیاء التراث العربی بیروت

3 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲

www.dawateislami.net

میں نے ایسا کیا کیا ہے جو مُعافی مانگوں؟

سُوال: آپ کو دیکھا گیا ہے کہ یہ اِحساس کرکے مُعافی مانگتے رہتے ہیں کہ فُلاں کو میری یہ بات بُری لگ گئی ہو گی، فُلاں کہیں ناراض نہ ہو گیا ہو۔ یہ اِحساس ہر ایک کو نصیب ہو جائے اس کی کیا صورت ہو گی؟ بعض لوگ یہ سوچ کر مُعافی تلافی نہیں کرتے کہ میں نے ایسا کیا کیا کہ فُلاں کو بُرا لگ گیا ہو گا؟ میں نے کون سی غَلَطی کی ہے جو اس سے مُعافی مانگوں وغیرہ وغیرہ؟(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: یہ اِحساس پیدا ہونا نصیب کی بات ہے۔ بعضوں کی ریڑھ کی ہڈی میں راڈ لگا ہوتا ہے ان کو جھکنا ہی نہیں آتا جبکہ مُعافی مانگنے کے لیے جو گیٹ ہے وہ نیچے ہے اس سے جھک کر جانا پڑتا ہے۔ گجراتی کہاوت ہے: "نَمْیو تے اللہ نے گَمْیو یعنی جو جھکتا ہے وہ اللہ کو پسند آتا ہے۔" بعضوں کی یہ فطرت ہوتی ہے کہ مُعافی مانگنے کو کسرِ شان سمجھتے ہیں۔ شیطان ان کے کان میں کہہ دیتا ہو گا کہ مُعافی مانگو گے تو یہ تمہارے سر پر چڑھ جائے گا، اس کی عادت خراب ہو جائے گی، تمہارا رُعب اُٹھ جائے گا، یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ یوں شیطان مُعافی مانگنے سے روک دیتا ہے اور یہ بے چارے اُس گناہ کو پالتے رہتے ہیں جو حق تلفی کی صورت میں اِن پر ہوتا ہے۔ بعض اوقات یوں بھی کہتے ہیں کہ میں بندے سے مُعافی کیوں مانگوں؟ مُعافی بس اللہ سے مانگوں گا۔ ظاہر ہے کہ معلومات کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے، اگر دِل میں خوفِ خُدا ہوتا تو کسی کی حق تلفی ہی کیوں کرتا؟ اگر کسی کی حق تلفی کا شبہ بھی ہو تو مُعافی مانگ لینی چاہیے اور اگر واقعی حق تلفی ہوئی ہو تو اب مُعافی مانگنا لازم و فرض ہے لہٰذا توبہ بھی کرے اور بندے سے مُعافی مانگ کر اسے راضی بھی کرے۔

جیسی حق تلفی ویسی مُعافی

کسی کو سب کے سامنے جھاڑ دیا اور پھر کان میں بول دیا "ویری سوری" تو یہ نہیں چلے گا بلکہ سب کے سامنے مُعافی مانگے۔ اس بات کو یوں سمجھیے کہ بعض اوقات زخم معمولی ہوتا ہے تو خود ہی ٹھیک ہو جاتا ہے، اگر تھوڑا بڑا ہو تو مرہم لگا دیتے ہیں اور اگر زیادہ بڑا زخم ہو جائے تو اسٹیچنگ کرنا پڑتی ہے۔ اِسی طرح جیسی حق تلفی ہو گی ویسی مُعافی مانگنا ہو گی تاکہ جس کا حق تلف کیا تھا اسے بھی سمجھ میں آ جائے کہ اس بے چارے کو واقعی اپنی غَلَطی کا اِحساس ہو گیا ہے لہٰذا پھر وہ دِل سے مُعاف

www.dawateislami.net

کر دے۔ سب کے سامنے مُعافی مانگنے میں آپ کی تذلیل تو ہوگی لیکن اِس تذلیل میں بھی حکمت ہے کہ دوبارہ آپ کسی کو جھاڑنے لتاڑنے سے بچیں گے کہ کہیں مجھے سب کے سامنے پھر مُعافی مانگ کر ذَلیل نہ ہونا پڑ جائے۔ جیسا جُرم ویسے مُعافی کے تقاضے ہوں گے، اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔ کاش ہمیں ایسا خوفِ خُدا حاصِل ہو جائے کہ ہم مُعاف کرتے کرواتے رہیں۔ اللہ پاک اپنے حقوق مُعاف فرمادے گا لیکن اس نے بندوں کی حق تلفی کی مُعافی بندوں کے ہاتھ میں رکھی ہے اگرچہ بندے بھی اس کے اور حقوق بھی اس کے ہیں البتہ شہیدِ صبر کے حُقُوقُ الْعِباد بھی مُعاف ہو جاتے ہیں۔

شہیدِ صبر اور اس کا اَجر

سُوال: شہیدِ صبر کسے کہتے ہیں اور اس کا اجر کیا ہے؟

جواب: اَعْجَبُ الْاِمْداد میں ہے: وہ مسلمان سُنّی اَلْمَذہب صَحِیْحُ الْعَقِیْدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بے کسی اور مجبوری قتل کیا، سولی یعنی پھانسی دی کہ یہ بوجہ اَسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا (یعنی اس کو ایسا قید کر لیا یا باندھ دیا کہ بے چارہ مُقابلہ بھی نہیں کر سکتا تھا، اپنے آپ کو بچا بھی نہیں سکتا تھا اور اسی بے کسی کے عالَم میں اسے قتل کر دیا) تو اس شہیدِ صبر کے لیے یہ رِعایت ہے (کہ اس کے حقوق اللہ اور حقوقُ الْعباد مُعاف ہو جائیں گے۔)(1) فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: قتلِ صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اس کو مٹا دیتا ہے۔(2) یعنی اس طرح جس کا قتل ہوتا ہے تو اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں، گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔(3)

کیا SMS کے ذَریعے مُعافی مانگنا کافی ہے؟

سُوال: کیا موبائل یا WhatsApp پر Message کر دینے سے بھی مُعافی ہو جائے گی؟ (شارجہ سے سُوال)

جواب: اگر کوئی اس کا جاننے والا ہے اور اس نے یہ سوچ کر مُعاف کر دیا کہ چلو یہ بے چارہ مُعافی مانگ رہا ہے تو اُمّید ہے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۶۹

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الحدود والدیات، باب کفارات الذنوب بالقتل، ۶/ ۴۰۸، حدیث: ۱۰۶۰۲ دار الفکر بیروت

3 ...... مجمع الزوائد، کتاب الحدود والدیات، باب کفارات الذنوب بالقتل، ۶/ ۴۰۸، حدیث: ۱۰۶۰۱

www.dawateislami.net

کہ مُعاف ہو جائے۔ البتہ جس کا پتا ہے کہ اس کا دِل دُکھایا ہے یا اس کو مارا پیٹا ہے دھمکیاں دی ہیں تو اس سے ڈائریکٹ مُعافی مانگنی ہو گی۔ اِس صورت میں خالی WhatsApp پر Message کر کے دِل کو مَنا لینا کہ اب میں بالکل دودھ میں دُھل گیا تو یہ دُرُست نہیں ہے۔ سوشل میڈیا پر مُعافی مانگنا اس کے لیے بنتا ہے جس سے ہزاروں لوگوں کا واسطہ ہو اور وہ اِحتیاطاً سب سے مُعافی مانگ لے کہ کہیں انجانے میں کسی کا دِل نہ دُکھا دیا ہو جیسا کہ میرے چاروں طرف لاکھوں لاکھ لوگ ہیں، اگر رش میں بندہ کسی کو ڈانٹ دے یا کسی طرح دِل آزاری کر دے پھر بعد میں اِحساس ہو اور اس سے مُعافی مانگنا چاہے تو اب اسے کہاں سے ڈھونڈے؟ ایسے موقع پر میرا مُعافی مانگنے کا عام اِعلان ہو سکتا ہے وہ بھی سُن لے اور میری نجات کا سامان ہو جائے۔ یہ میں نے ایک مثال دی ہے ورنہ میری کوشش ہوتی ہے کہ کسی کا دِل میری وجہ سے نہ دُکھے۔ باقی مال کھا جانا یا کسی کا مال چھین لینا ایسا تو میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اپنے مَدَنی ماحول میں ایسا ہوتا بھی نہیں ہے۔ جو ایسا کرے یعنی کسی کا مال چھین لے تو اس کے لیے خالی مُعافی مانگنا کافی نہیں بلکہ اس کو مال بھی لوٹانا پڑے گا۔[1] ہاں اگر مالک اپنا مال مُعاف کر دے تو مُعاف ہو جائے گا۔

دِل بڑا رکھیں اور مُعاف کرنا اِختیار کریں

سُوال: کسی شخص سے مُعافی مانگی جائے اور وہ مُعاف نہ کرے تو کیا کیا جائے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تجھے مُعاف نہیں کروں گا اور قیامت کے دِن پکڑوں گا ان کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اپنے اَعمال نامے پر غور کرنا چاہیے کہ میرے پاس کتنی نیکیاں ہیں جو میں بچ کر نکل جاؤں گا؟ یاد رکھیے! اس دِن چھٹکارا اللہ پاک کی رَحمت سے ہی مل سکے گا۔ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا: ﴿خُذِ الْعَفْوَ﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۹) ترجمۂ کنزالایمان: "اے محبوب مُعاف کرنا اِختیار کرو۔" تو یہ کتنی بڑی بھول ہے کہ اللہ پاک تو اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو یقیناً بااِختیار ہیں انہیں مُعاف کرنے کا حکم فرما رہا ہے اور ہم مُعافی مانگنے والے کو بھی مُعاف کرنے کے لیے تیار نہیں۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فتح مکہ کے موقع پر اپنی جان کے دُشمنوں کے لیے

1 ...... درمختار، کتاب الغصب، ۹/ ۳۰۲ دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

فرمایا:﴿لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ﴾(پ۱۳، یوسف:۹۲)(ترجمۂ کنزالایمان: آج تم پر کچھ ملامت نہیں۔) اپنی جان کے دُشمنوں کے لیے عام مُعافی کا اِعلان فرمایا۔[1] لہٰذا ہمیں بھی مُعاف کر دینا چاہیے ہم بندے کو مُعاف کریں گے اللہ پاک ہمیں مُعاف فرمائے گا، اگر آج ہم بندے کو مُعاف کرنے میں اکڑ دکھائیں اور اللہ پاک ہمیں مُعاف نہ فرمائے تو کیا ہو گا؟ اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے اور ہرگز یہ نہیں کہنا چاہیے کہ قیامت کے دِن وُصول کروں گا یا نہیں چھوڑوں گا۔ ہمارا کیا بنے گا؟ اِیمان پر خاتمہ ہو گا یا نہیں؟ ہمیں کچھ معلوم نہیں اور نہ ہی کسی چیز کی گارنٹی ہے۔ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرنا چاہیے لہٰذا کسی کی ایسی سوچ ہے تو وہ اپنا دِل بڑا رکھے اور اپنے مسلمان بھائی کو مُعاف کر دے۔

مُعافی مانگنے والے کو مُعاف کر دینا چاہیے

سُوال: اگر کوئی شخص کسی کے پیسے دبا کر بیٹھا ہے اور ذہنی کوفت اور اِیذا بھی پہنچاتا ہے اور شَبِ بَراءَت میں مُعافی مانگے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مُعاف کر دینا چاہیے۔ اگر اس نے قرض دَبا لیا ہے یا رقم کھا بیٹھا ہے تو دیکھ لیں کہ واقعی نہیں دے سکتا غریب ہے یا بے چارہ بدحال ہو گیا ہے اور لاچار و مجبور ہے تو مُعاف کر دینا کارِ ثواب ہے۔ اگر ایسا نہیں بلکہ صاحبِ حیثیت ہے اور رقم لوٹا سکتا ہے تو اس کو آپس میں طے کر کے مزید مہلت دے دی جائے اور جو تاخیر کی وجہ سے اِیذا دی گئی ہے، بدکلامی کی ہے یا دھکے کھلائے ہیں وہ مُعاف کر دیا جائے کہ دِل میں رکھنے کا کیا فائدہ! ہم بچپن میں کہا کرتے تھے "لڑائی لڑائی مُعاف کرو اپنا دِل صاف کرو" اور اب یہ سننے میں آتا ہے کہ "ہم شریف کے ساتھ شریف اور بدمعاش کے ساتھ بدمعاش ہیں" حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ "ہم شریف کے ساتھ شریف ہیں اور بدمعاش کے ساتھ بھی شریف ہیں" کیونکہ شرافت کے ساتھ ہی بیڑا پار ہو گا مار دھاڑ کے ساتھ نہ کسی کا بیڑا پار ہوا ہے نہ ہو گا۔

اَولاد کسی صورت میں والدین سے بدتمیزی نہ کرے

سُوال: اگر والدین اپنی اولاد سے کہیں کہ اب تمہاری اِس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے تو اَولاد کو کیا کرنا چاہیے؟

❖

1 ...... سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب السیر، باب فتح مکۃ حرسہا اللہ تعالٰی، ۹/ ۱۹۹، حدیث: ۱۸۲۷۵ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

جواب: اِس میں اولاد کے لیے بڑی آزمائش ہے۔ اولاد کو چاہیے کہ والدین سے لڑائی نہ کرے کہ اس کی اِجازت نہیں ہے، والدین سے مُعافی مانگتی رہے، عاجزی کرے اور رو رو کر والدین کے پاؤں پکڑ کر مُعافیاں مانگے۔ اگر سچی ندامت ہوئی تو اللہ پاک کی بارگاہ میں سرخروئی حاصِل ہو جائے گی اور اِنْ شَآءَ اللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ماں باپ کو بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اپنا دِل نَرم رکھیں، اگرچہ اَولاد نے نافرمانیاں کی ہوں انہیں مُعاف کر دیا کریں۔ ممکن ہے آپ نے بھی اپنی جوانی میں اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسے مَسائل کیے ہوں۔ بہر حال سارے ماں باپ ایسے نہیں ہوتے کوئی کوئی ایسا ہوتا ہو گا لہٰذا لڑائی لڑائی مُعاف کرو اپنا دِل صاف کرو اسی میں آخرت کی بھلائی ہے۔

میری ذات سے کسی کو شر نہ پہنچے

سُوال: حقوقُ العِباد کے موضوع کی فی زمانہ حساسیت بہت بڑھ چکی ہے اس لیے کہ سڑک پر آتے جاتے رکشے، موٹر سائیکل، سائیکل وغیرہ کے ذَریعے کسی راہگیر یا کسی ریڑی والے کی حق تلفی کا مُعاملہ ہو جاتا ہے۔ اگر یوں غور کرتے چلے جائیں تو حقوقُ العِباد کی پامالی کا ایک انبار لگا ہوا ہے۔ پھر ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر روڈ پر چلتے کسی کی حق تلفی کر دی، لڑائی جھگڑا کر دیا تو اب دوبارہ اس سے ملنے کی بظاہر کوئی اُمید بھی نظر نہیں آتی، مجھے آنکھوں دیکھا وہ واقعہ بھولتا نہیں کہ ایک ویگن والے کو کسی نے جا کر ہتھے سے بہت بُری طرح مارا تھا۔ اب وہ ویگن والا اور یہ مارنے والا ایک دوسرے کے دوبارہ آمنے سامنے ہوں بظاہر اس کا کوئی چانس نہیں ہے۔ اِسی طرح اگر پھل سبزیاں بیچنے والوں نے کسی کو دھوکے سے خراب چیزیں ڈال دیں، اس نے گھر جا کر دیکھا تو اسے خراب چیزوں کا پتا چلا۔ اِدھر دکاندار خوش ہو رہا ہے کہ میں بہت بڑا تاجر ہوں میں نے ایسی خراب چیز نکال دی، ہماری زندگی کے ساتھ جو یہ چیزیں لگ گئی ہیں ان کی تلافی کیسے ہو گی؟ ان چیزوں سے ہم اپنے آپ کو کیسے فارغ کریں گے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر مجھ سمیت سب ایک مَدَنی پُھول قبول کر لیں کہ میری ذات سے کسی کو شر نہ پہنچے یعنی میری طرف سے کسی کو بُرائی، تکلیف، ناگواری محسوس نہ ہو تو بہت سی حق تلفیوں سے بچت ہو سکتی ہے۔ اپنے شر سے دوسروں کو بچانا یہ جنَّت

www.dawateislami.net

میں لے جانے والے کاموں میں سے ایک کام ہے۔[1] شر پہنچنے کی مثالیں یہ ہیں: ❁ اگر میرے ساتھ بیٹھا شخص کچھ بولنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن میں اسے کہہ دوں: آپ چُپ کرو۔ تو اس طرح میں نے بے چارے کو شرمندہ کرکے اپنا شر پہنچا دیا۔ اب مجھے چاہیے کہ اس سے مُعافی مانگوں۔ ❁ یوں ہی اگر میں گھر سے کچرا پھینکنے نکلا تو مجھے کسی کے گھر کے آگے یا روڈ پر پھینکنے کے بجائے کچرا کنڈی میں ڈالنا چاہیے اس لیے کہ کسی کے گھر کے آگے یا روڈ پر ڈالنے سے لوگوں کو میرا شر پہنچے گا۔ ❁ اگر میرے اسکوٹر کا سائلنسر خراب ہو گیا تو اب مجھے فوراً اسے دُرُست کروا لینا چاہیے تاکہ لوگوں کو اس کی آواز کے سبب میری طرف سے شر نہ پہنچے۔ ❁ اگر گاڑی پارک کرنی ہے تو ایسی جگہ پارک کروں جہاں میری ذات سے کسی کو شر نہ پہنچے مثلاً کسی کے گھر کے آگے یا روڈ پر ایسی جگہ نہ پارک کروں جس کے سبب چلنے والوں کو تکلیف ہو۔ ❁ اگر رات کے دو بجے مجھے کسی کو بُلانا ہے تو اس کے گھر کے باہر گاڑی کھڑی کرکے ہارن نہ بجاؤں۔ بعض لوگ گاڑی میں بیٹھے ہارن پر ہارن بجا رہے ہوتے ہیں اور یوں کتنوں کو نیند سے جگا کر اپنا شر پہنچاتے ہیں۔ کتنے بچے چونک کر جاگ جاتے ہوں گے، کیا ہی اچھا ہوتا کہ ایسا طریقہ اپنایا جاتا جو باقی لوگوں کی تکلیف کا سبب نہ بنتا لیکن اس مالدار بلکہ بے دولت نے ہارن بجا کر کتنوں کو تکلیف پہنچا دی، آخرت میں اس کو کیسے بھگتے گا؟ ❁ اگر میں نے قرض لے لیا اور اب دینے کا نام نہیں لے رہا تو یہ میری ذات سے قرض دینے والے کو شر در شر پہنچ رہا ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ قرض خواہ کے مانگنے سے پہلے یا جو وقت طے ہوا تھا اس سے پہلے پہنچا دیا جائے، یوں قرض دینے والے کو زیادہ خوشی ہو گی اور اگر اس کا دِل خوش کرکے ثواب کمانے کی نیت ہوئی تو اجر و ثواب بھی ملے گا۔ ❁ راستہ چلتے ہوئے کسی کا راستہ تنگ کرنا اسے شر پہنچانا ہے لہٰذا راستہ کشادہ کر دینا چاہیے تاکہ دوسرا نکل جائے اور اسے میری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔ ❁ اِجتماع میں کوئی پالتی مار کر، کوئی چوکڑی مار کر اور کوئی پھنس کر بیٹھتا ہے لیکن ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ میری وجہ سے ساتھ والے کو شر تو نہیں پہنچ رہا، کوئی بے چارہ میری وجہ سے سکڑ کر تنگ تو نہیں ہو رہا۔ اگر ایسا ہے تو پھر خود سمٹ کر دوسرے کو راحت پہنچائے، یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ بہرحال اگر ہر ایک اپنے جوتوں، اپنے کپڑوں، اپنی باتوں، اپنے ہاتھوں، اپنے گزرنے، اپنی چالوں

❖

1 ...... ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ۶۰- باب (ت: ۱۲۵)، ۲۳۳/۴، حدیث: ۲۵۲۸ ماخوذاً

www.dawateislami.net

اَلغرض کسی بھی طرح سے کسی مسلمان کو شر نہ پہنچنے دے تو شاید حقوقُ العِباد کے مَسائل حل ہی ہو جائیں گے کیونکہ شر پہنچانے کے سبب ہی حقوقُ العِباد تلف ہو رہے ہیں۔

دوسروں کو اپنے شر سے بچانے پر اَحادیثِ مُبارَکہ میں ترغیب

سُوال: کیا دوسروں کو اپنے شر سے بچانے پر اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی تَرغیب آئی ہے؟[1]

جواب: جی ہاں! دوسروں کو اپنے شر سے بچانے پر دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجیے: (1) تم میں سب سے بہتر آدمی وہ ہے جس کے شر سے محفوظ رہا جائے اور اس سے بھلائی کی اُمید رکھی جائے۔[2] اِس حدیثِ پاک کی شرح میں حضرت علّامہ عَبْدُ الرَّءُوْف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص بھلائی کے کام کرتا ہو، یہاں تک کہ لوگوں میں اسی حوالے سے جانا جاتا ہو، اسی شخص سے بھلائی کی اُمید رکھی جاتی ہے۔ جس کی بھلائیاں زیادہ ہوں تو دِل اس کے شر سے محفوظ ہوتے ہیں، جب آدمی کے دِل میں اِیمان مضبوط ہوتا ہے تو اس سے بھلائی کی اُمّید رکھی جاتی ہے اور لوگ اس کی بُرائی سے محفوظ ہوتے ہیں، جب اِیمان کمزور ہوتا ہے تو بھلائی کم ہو جاتی ہے اور بُرائی غالب ہو جاتی ہے۔[3]

(2) جس نے پاکیزہ کھانا کھایا اور سنَّت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہے، وہ جنَّت میں داخل ہو گا۔ ایک شخص نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج آپ کی اُمَّت میں ایسے لوگ بہت ہیں۔ اِرشاد فرمایا: عنقریب چند صَدیاں بعد بھی ہوں گے۔[4] بہر حال مسلمانوں کو شر سے بچانا بہت اَہم کام ہے۔ ایسی رِوایات سُن کر ذہن بن تو جاتا ہے لیکن پھر جب کسی کی کہنی یا ٹانگ لگ گئی تو اس وقت ساری نیّتیں بھول جاتی ہیں اور مُنہ سے ایسے سخت جملے نکلتے ہیں: ”اَبے اندھا ہے! دیکھتا نہیں میرا پاؤں کچل دیا“ تو ایسا نہیں ہونا چاہیے اس لیے کہ جب یہ ذہن بنالیا کہ میں نے اپنے شر سے دوسروں کو بچانا ہے تو اب آدمی تکلیف بَرداشت کرے اور ایسے موقع پر صبر کرے۔ بے چارے نے

❖

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... ترمذی، کتاب الفتن، ۷۶-باب (ت:۷۶)، ۴/۱۱۲، حدیث: ۲۲۷۰

3 ...... فیض القدیر، حرف الخاء، ۳/۶۶۲، تحت الحدیث: ۴۱۱۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت

4 ...... ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ۶۰-باب (ت:۱۲۵)، ۴/۲۳۳، حدیث: ۲۵۲۸

www.dawateislami.net

جان بوجھ کر تو نہیں کچلا۔ بھلا مسجد میں کون آپ کو تکلیف دے گا اور آپ کا پاؤں کچلے گا، بے خیالی میں ہی ایسا ہو جاتا ہے لہٰذا دَرگزر کرنا چاہیے۔ مزید معلومات کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی 212 صفحات پر مشتمل بہترین کتاب ”تکلیف نہ دیجئے“ کا مُطالعہ کیجئے، اسے دعوتِ اسلامی کی ویب سائیٹ سے بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ اسے پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کے چودہ طبق روشن ہو جائیں گے۔

اپنی ذات سے دوسروں کو راحت پہنچانا

سُوال: ایک ہے اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچانا اور ایک ہے اپنی ذات سے دوسرے کو راحت پہنچانا، تو اپنی ذات سے کسی کو راحت پہنچانے کے لیے کیا کام کرنا چاہیے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر اپنے شر سے کسی کو بچایا تو Understood (طے شُدہ) ہے کہ اس کو راحت بھی پہنچانے کی صورت بن جائے گی۔ اگر مجھ سمیت سب حدیثِ پاک میں بیان کردہ یہ مَدَنی پُھول قبول کر لیں کہ اپنی ذات سے کسی کو شر نہیں پہنچانا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔ تکلیف تو ہو گی، آزمائشیں بھی آئیں گی، غصہ بھی آئے گا لیکن غصہ پی جانا ہے اس لیے کہ غصے میں دوسرے کو شر پہنچتا ہے۔ سب یہ ذہن بنالیں کہ دوسرے کو شر نہیں پہنچانا۔ شاگرد سوچے کہ استاد کو میری طرف سے شر نہ پہنچے، استاد بھی باپ کا باپ نہ بنے، اس کی بھی پکڑ ہے لہٰذا یہ بھی غور کرے کہ میرے شاگردوں کو میری وجہ سے شر نہ پہنچے۔ بعض اوقات اَدب سکھانے کے لیے شاگرد کو گھور کر دیکھنا پڑتا ہے لیکن ہر صورت میں ایسا کرنا پڑتا ہو یہ ضَروری نہیں ہے۔ اتنا علم استاد کو بھی ہونا چاہیے کہ کس کو اکیلے میں ناک میں بل ڈال کر دیکھنا ہے اور کس کو سب کے سامنے ذَلیل کرنا ہے۔ قصور کی بھی مختلف نوعیتیں ہوتی ہیں: بعض قصور معمولی ہوتے ہیں جن میں شاگرد کو اکیلے میں ہی سمجھا دینا کافی ہوتا ہے، بعض اوقات بڑا قصور ہوتا ہے تو اس کی اِصلاح کے لیے ہیوی ڈوز بھی دینا پڑتی ہے۔ بہرحال یہ استاد کو سمجھنا چاہیے کہ کہاں کیسے اِصلاح کرنی ہے؟ بعض استاد یا Teacher بالکل آدھے پاگل ہوتے ہیں اور کاٹ کھاتے ہیں۔

حکایت: میرا ایک استاد سے اسکول لائف میں واسطہ پڑا تھا۔ بڑا اس کا رُعب تھا، وہ کلاس میں آتا اور کسی کو دیکھ کر مسکراتا۔ اب اگر شاگرد بھی جواب میں مسکرا دے تو وہ اُٹھ کر زبردست پٹائی لگا دیتا۔ اللہ پاک اسے مُعاف کرے اور اللہ

www.dawateislami.net

کرے اس نے مُعافی مانگ لی ہو۔ اس کا شر بالکل عام تھا اور اس حوالے سے اس کا نام تھا۔ ایسے نیم پاگلوں کو Teacher تو کیا سوپر (جھاڑو دینے والا) بھی نہیں بنانا چاہیے کہ کہیں جھاڑو سے ہی کسی کی پٹائی نہ لگادے۔ اللہ پاک عقلِ سلیم عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے شر سے دوسروں کو بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم

گھر کے اَفراد ایک دوسرے کو اپنے شر سے بچائیں

سُوال: کیا استاد کی طرح باپ بھی اپنی اَولاد کو اپنے شر سے بچائے گا؟

جواب: جی ہاں! ماں باپ، ساس بہو، بیٹا بیٹی، سب نے اپنے شر سے دوسروں کو بچانا ہے۔ ماں باپ نے اپنی اَولاد کو اپنے شر سے بچانا ہے تو اولاد نے اپنے ماں باپ کو اپنے شر سے بچانا ہے۔ اگر اولاد ماں باپ کی فرمانبرداری کرے گی تو شر سے بچانا پایا جائے گا، اگر ان کی نافرمانی کریں گے تو شر پہنچے گا اور یہ شر بھی بعض صورتوں میں گناہِ کبیرہ تک لے جائے گا۔ ہر شر کبیرہ گناہ تک نہیں پہنچاتا لیکن ایسے شر بھی ہیں جو کبیرہ گناہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ بہر حال شر چھوٹا ہو یا بڑا ہمیں اس سے اپنے دوسرے بھائی کو بچانا ہے۔ اللہ کرے ایسا ہو جائے تو ہمارا مُعاشرہ امن وامان کا گہوارہ بن جائے۔

گھر کے بڑے کی اِصلاح کیسے کریں؟

سُوال: گھر میں بعض اَفراد سے بہت شر پہنچ رہا ہوتا ہے لیکن اِصلاح کیسے کریں، ہمت کہاں سے آئے گی؟ اگر چھوٹا بَراہِ راست اِصلاح کے لیے ہمت کرے گا تو بے اَدب اور گستاخ کہلائے گا اور اس بے چارے کے اوپر بھی چڑھائی ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں اِصلاح کے لیے کیا طریقہ اِختیار کیا جائے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر چھوٹا بڑے بوڑھوں کو سمجھانے جائے گا تو خود شر کا شکار ہو گا۔ پھر بعض ایسے ڈھیٹ ہوتے ہیں جن سے یہ خطرہ بھی ہوتا ہے کہ خدانا خواستہ کوئی کُفر بک دے۔ اللہ پاک کے نیک بندوں کی بھی کمی نہیں ہے لیکن اَخلاقی پستی اس وقت غالب آگئی ہے، بڑے بوڑھے اَخلاق اور پیار والے کم ہی ہوتے ہیں۔ اگر مُبالغہ کروں تو گھر گھر میں مَسائل ہیں۔ بڑے بوڑھے چڑچڑے، غصے والے اور شر پہنچانے والے ہوتے ہیں۔ کچھ نہ کر سکیں تو زبان سے کڑوی باتیں کر کے دِل توڑتے رہتے ہیں۔ میرے بچپن کی بات ہے کہ جب ہم چھوٹے چھوٹے گلی میں کھیلتے تھے تو ایک بڑھیا نیچے کے گھر میں

www.dawateislami.net

رہتی تھی، ہم کبھی غَلَطی سے بھی اس کے گھر کے قریب کھڑے ہو جائیں اور وہ دیکھ لے تو شور مچانا شروع کر دیتی۔ بلاوجہ چلاتی اور بھگا دیتی تھی۔ اس کے گھر کے قریب سے نکلتے ہوئے بھی خوف آتا تھا۔ اللہ پاک بے چاری کی مَغْفِرَت فرمائے۔ شاید بے چاری دماغی خلل کے سبب نفسیاتی مَریضہ ہوں گی جس کی وجہ سے اس کا شر عام تھا۔ اگر واقعی بے چاری مَرض کے سبب اپنے آپ میں نہیں ہوتی تھی تو یہ الگ بات ہے۔

شر سے بچنے کے لیے لوگوں کے عزت کرنے کو اپنا رُعب سمجھنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگوں کا اَندازِ زندگی دیکھنے کے بعد لوگ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے کتراتے ہیں، انہیں آتا دیکھ کر راستہ بدل دیتے ہیں اور ان کے شر سے بچنے کے لیے اُن کی عزت کرتے ہیں جبکہ وہ اسے اپنا رُعب سمجھتے ہیں تو ان کا اسے اپنا رُعب سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: وہ شخص بُرا ہے کہ جس کے شر سے بچنے کے لیے لوگ اس کی عزت کریں۔[1] اگر کوئی پولیس اَفسر یا علاقے کا بدمعاش ہو تو لوگ اُسے بھائی بولتے، سَلام کرتے اور اس کے سامنے عاجزی کا اِظہار کرتے ہیں اور وہ یہ اس لیے نہیں کرتے کہ اُن کے دِل میں ایسے لوگوں کی عزت ہوتی ہے بلکہ وہ ان کے شر سے بچنے کے لیے ایسا کرتے ہیں کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو یہ بدمعاش لوگ سب کے سامنے انہیں ذلیل ورُسوا کر دیں گے، بُرا بھلا بولیں گے اور مار پیٹ کریں گے۔ یاد رہے! ہر پولیس افسر بُرا ہو یہ ضَروری نہیں ہے۔ پہلے ہمارے مُعاشرے میں عام طور پر ایسے لوگوں کو داداگیر بولا جاتا تھا اب خدا جانے انہیں کیا نام دیا جاتا ہے؟ پہلے جس کے بارے میں لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ یہاں کا داداگیر یا دادا ہے تو اس کی آنکھیں پیشانی پر، ٹانگیں سر پر اور دماغ کہیں اور ہوتا تھا۔ جن لوگوں کو داداگیری کا ٹائٹل ملا ہوتا ہے وہ اسے نبھانے کے لیے غنڈہ گیری کرتے رہتے ہیں۔ یاد رَکھیے! ایسے لوگوں پر جیتے جی ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ ان کی ساری مَستیاں ختم ہو جاتی ہیں اور انہیں بے بسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے مثلاً جب یہ لوگ بوڑھے ہو کر کمزور ہو جاتے ہیں تو ان کی ساری مستیاں ختم ہو جاتی ہیں اور ان میں سے جسے اللہ پاک چاہتا ہے اسے توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے ورنہ بعض تو اس

[1] ابو داود، کتاب الادب، باب فی حسن العشرة، ۴/ ۳۳۰، حدیث: ۴۷۹۳ مفهوماً

www.dawateislami.net

حالت میں بھی توبہ کی طرف مائل نہیں ہوتے اور بڑھاپے میں بھی حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔ جس طرح اب دادا گیریاں ہوتی ہیں اِسی طرح پہلے بھی دادا گیریاں ہوتی تھیں اور دادا گیر لوگ ٹکر مار کر لوگوں کی نکسیر پھوڑ دیتے تھے اور گھونسا مار کر دانت توڑ دیا کرتے تھے۔ خدانا خواستہ اب بھی اگر کوئی دادا گیر ہے اور اپنے علاقے میں اس کا رُعب ہے تو اُسے چاہیے کہ اپنا رُعب ختم کر دے اور یہ ذہن بنائے کہ اللہ پاک کے نام پر میں قربان، آج سے میرا سارا رُعب ختم اور اب میں اپنے رب کا عاجز بندہ بن کر رہوں گا۔ اللہ پاک کبریا ہے، ”تکبُّر اس کی چادر ہے“[1] اور اللہ پاک ہی کو تکبُّر زیب دیتا ہے جبکہ ہم بندوں کو تکبُّر زیب نہیں دیتا۔ ہم نے اپنی زندگی میں بڑوں بڑوں کے قتل ہونے کے قصے سُنے ہیں اور میں ایسے لوگوں کو بھی جانتا ہوں کہ علاقے میں جن کا رُعب اور بد معاشیاں ہوا کرتی تھیں مگر جب ان سے کوئی سوا سیر ٹکرایا تو اُس نے انہیں چیر پھاڑ کر پھینک دیا۔ میرے لڑکپن کی بات ہے کہ جب چُھری چاقو سے قتل ہوا کرتے تھے تو ایک دادا گیر شخص جس کا علاقے میں بہت زیادہ شر تھا جب اُسے قتل کیا گیا تو مٹھائیاں بانٹی گئیں۔ اسی طرح ایک اور دادا گیر شخص کا واقعہ ہے کہ کسی نے اُسے چاقو مار کر اس کی آنتیں باہر نکال دی تھیں تو اس طرح کئی ایسے قاتلوں اور دہشت گردوں کی داستانیں موجود ہیں کہ جنہوں نے کئی کئی قتل کیے اور بِالآخر انہیں بھی کتے کی موت مار دیا گیا اور وہ آج دُنیا میں نہیں ہیں۔ بعض اوقات کمزور آدمی جب غصے میں آتا ہے تو ہمت کر کے بڑے پاور فل دہشت گرد اور قاتل کو مار دیتا ہے۔

دادا گیر لوگوں کو اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے

دادا گیر لوگوں کو اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے کہ آج نہیں تو کل انہیں مَرنا پڑے گا اور وہ اللہ پاک کو کیا مُنہ دِکھائیں گے؟ کیسے حساب و کتاب دیں گے اور قبر میں کیا کریں گے؟ ہم قبر کا عذاب شاید سنسنی کے لیے سُنتے ہیں اور پھر وہ سُنا ان سُنا ہو جاتا ہے۔ اگر آدمی غور کرے تو قبر کا گڑھا جسے سبھی نے دیکھا ہوتا ہے اور چونکہ اسلامی بہنوں کو قبرستان جانا منع ہے[2] اس لیے انہیں قبرستان جانا بھی نہیں چاہیے لیکن انہوں نے بھی تصویروں میں قبر کا گڑھا دیکھا ہو گا تو اگر قبر کے

---

1. ابن ماجه، کتاب الزهد، باب البراءة من الکبر والتواضع، ۴/۴۵۷، حدیث: ۴۱۷۴ دار المعرفة بیروت
2. فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۳۷

www.dawateislami.net

گڑھے میں نہ سانپ ہوں، نہ بچھو ہوں اور اس میں لائٹ بھی رکھ دی جائے اور اس کے ساتھ ساتھ A.C بھی لگا دیا جائے اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد اگر کسی کو اس گڑھے میں بند کر دیا جائے تو کب تک اس کا دِل اس میں لگے گا اور وہ کتنے لمحات اور کتنے گھنٹے اس میں بند رہ سکے گا؟ اس گڑھے کی دہشت سے اس کا کلیجا پھٹ جائے گا اور وہ مَر جائے گا۔ نیز مَرنے کے بعد بھی عقل سَلامت رہتی ہے[1] کیونکہ اگر عقل سَلامت نہ رہتی تو عذاب اور ثواب کا پتا ہی نہ چلتا اور یہ سمجھا جاتا کہ صاحب مَر کر ختم ہو گئے یا قبر میں سو گئے حالانکہ مَرنے سے بندہ سوتا نہیں بلکہ جاگتا ہے۔ بہر حال مَیِّت کو دفن کر کے قبر کے گڑھے کو بند کر دیا جائے گا، اب اگر ربّ ناراض ہوا تو قبر میں اندھیرا ہو گا، سانپ بچھو آئیں گے اور آگ بھڑکا دی جائے گی اور حالت یہ ہو گی کہ نہ بھاگ سکیں گے، نہ کہیں جا سکیں گے، نہ کسی کو اپنے پاس بلا سکیں گے اور نہ عذاب کا مُقابلہ کر سکیں گے کہ سانپ آئے تو اس کو پکڑ لیں اور بچھو آئے تو اُسے پاؤں سے مسل دیں تو دُنیا کی زندگی میں اگر ہم لوگوں کو شر پہنچاتے رہے، گناہ کرتے رہے، ظلم کرتے رہے، نمازیں تَرک کرتے رہے اور حرام اور سود کھاتے رہے تو ہمارا کیا بنے گا؟ آج ہمیں عذابِ قبر سے متعلق یہ باتیں شاید کوئی اَفسانوی باتیں لگتی ہوں مگر "قبر کا عذاب حق ہے۔"[2] آج نہیں تو دو پانچ سال بعد یا دس بیس سال بعد موت نے آنا ہے، پہلے بڑی بوڑھیاں دُعا دیتے ہوئے کہتی تھیں کہ اللہ پاک تجھے سوا سو سال کا کرے تو اگر کوئی سوا سو سال بھی جی گیا تو بالآخر اُسے مَرنا ہی پڑے گا اور وہ جینا بھی ایسا ہو گا کہ شاید موت مانگنی پڑے کیونکہ بسا اوقات بڑھاپے کی زندگی محتاجی میں گزرتی ہے اور بندہ بستر پر پڑا ہوتا ہے اور پیشاب وغیرہ سب کچھ بستر میں ہو رہا ہوتا ہے اور بندہ نہ اُٹھ سکتا ہے اور نہ ہی کَروٹ لے سکتا ہے جس کے باعث بستر پر پڑے پڑے بدن میں چھالے اور زخم پڑ جاتے ہیں۔

حکایت: چنانچہ ایک بڑی عمر کے بزرگ تھے جن کی بستر پر لیٹے رہنے کی وجہ سے پیٹھ پک گئی تھی، میں کبھی کبھی اُن کی عیادت کے لیے جایا کرتا تھا تو ایک بار انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم قصائی کو اپنے ساتھ کیوں نہیں لائے کہ وہ چھری سے

---

1 ..... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب السابع: فی حقیقۃ الموت و ما یلقاہ المیت فی القبر الی نفخۃ الصور، ۵/۲۵۸ دار صادر بیروت – احیاء العلوم (مترجم)، ۵/ ۶۴۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ..... بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، ۱/ ۴۶۳، حدیث: ۱۳۷۲

www.dawateislami.net

مجھے ذَبح کر دیتا اور میری تکلیف ختم ہو جاتی اور پھر آخر کار بے چارے فوت ہو گئے، اللہ پاک ان کی بے حساب مَغْفِرَت فرمائے۔ اب ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے اور کس حال میں ہمیں موت آتی ہے کچھ پتا نہیں ہے۔ یاد رکھیے! موت تک پہنچنے کے لیے بیماریوں کی گھاٹیوں کو عبور کرنا بہت مشکل کام ہے اور پھر نزع کی سختیاں اور موت کے جھٹکے کہ موت کا ایک جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے بھی سخت ہو گا۔[1] یہ سب ہم کس طرح بَرداشت کر پائیں گے؟ ہم شَبِ بَراءت کا وَسیلہ دے کر اللہ پاک سے عافیت طلب کرتے ہیں کہ ہماری موت بھی آسان ہو جائے اور ہمیں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلووں میں موت آئے اور اگر مدینے شریف میں زیرِ گنبدِ خضرا بصورتِ شہادت موت نصیب ہو تو کیا ہی بات ہے! اے کاش! ہمیں جَنَّتُ الْبَقِیْع میں محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں مَدفن مل جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دُنیا اور آخرت میں عافیت کا سُوال کرتا ہوں۔[2] یہ بہترین دُعا ہے کہ اس میں دُنیا اور آخرت کی عافیت کا سُوال کیا گیا ہے لہٰذا یہ دُعا پڑھتے رہنا چاہیے۔

پندرہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو پھلوں اور پھولوں کی قیمتیں بڑھانا کیسا؟

سُوال: پندرہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو لوگ قبرستان جاتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں تو قبروں پر پُھول ڈالنے کے لیے وہ پُھول اور روزہ کھولنے کے لیے پھل خریدتے ہیں اس لیے تاجروں کی طرف سے پُھولوں اور پھلوں کی قیمتیں بڑھا دی جاتی ہیں تو اُن کا ایسا کرنا کیسا ہے؟ کیا اِس طرح پُھولوں اور پھلوں کی قیمتیں بڑھانا، مسلمانوں پر ظلم کرنا اور انہیں اِیذا پہنچانا کہلائے گا؟

جواب: مسلمانوں سے خیر خواہی اور بھلائی سے پیش آنا چاہیے اور کم نفع پر اپنا مال بیچنا یہ مسلمانوں کے ساتھ بھلائی ہی کی ایک صورت ہے لیکن اب اگر کوئی مہنگا بیچتا ہے تو اگرچہ اَخلاقی طور پر تو وہ اچھا کام نہیں کر رہا مگر اسے مسلمانوں کو اِیذا دینا نہیں کہا جائے گا اور نہ ہی تاجِروں کے بارے میں یہ کہا جائے گا کہ یہ پھل یا پُھول مہنگے کر کے مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں اور انہیں لوٹنے کے سبب گناہ گار ہوتے ہیں۔ تاجروں کو پُھول اور پھل سستا بیچ کر مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی،

---

1 ...... کنز العمال، کتاب الموت، الباب الثانی فی امور قبل الدفن، الجزء: ۱۵، ۸/ ۲۴۰، حدیث: ۴۲۱۸۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافیۃ، ۴/ ۲۷۳، حدیث: ۳۸۵۱

www.dawateislami.net

نرمی، پیار اور بھلائی کا مُعاملہ کرنا چاہیے کہ ایسا کرنا اِنْ شَآءَ اللہ انہیں دُنیا و آخرت میں کام آئے گا۔

صاحبِ حیثیت لوگ مسلمانوں کے گھروں میں افطاری پہنچائیں

سُوال: ہر بار جیسے ہی ماہِ رَمضان قریب آتا ہے تو مہنگائی بڑھ جاتی ہے اور مہنگائی کی وجہ سے غریب آدمی زیادہ مُتاثر ہوتا ہے اور اس دور میں کہ جہاں مہنگائی کے سبب غریب آدمی کی کمر ٹوٹ گئی ہے، دوائیں بھی مہنگی ہو گئی ہیں، علاج بھی مہنگا ہو گیا ہے، اناج دال چاول سب کچھ مہنگا ہو گیا ہے اور ایسے میں ماہِ رَمضان شریف کی آمد آمد ہے تو آپ غریبوں کی ہمدردی کے حوالے سے کچھ مَدَنی پُھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: کسی رَمضان شریف میں یہ سُننا یاد نہیں پڑتا کہ اِس سال پچھلے سال کی بنسبت کھجوریں اور پھل سستے ہو گئے لیکن ہر سال مہنگائی ضَرور بڑھتی ہے۔ اب یہ کہ ہمارے کہنے سے کھجوریں یا پھل سستے تو ہوں گے نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ صاحبِ حیثیت لوگ جو مَساجد میں اِفطاری کے وقت فروٹ، کباب اور سموسوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں اور اس طرح کا اِنتظام بعض کھاتے پیتے علاقوں میں بھی ہوتا ہے، بِالْخُصُوص میمنوں کے علاقے کھاتے پیتے مانے جاتے ہیں اور ان میں اِفطار کے وقت مَساجد میں پھل اور کھانے پینے کی دِیگر اَشیا کا بہت زیادہ ڈھیر ہوتا ہے جبکہ غریبوں کے علاقوں کی مَساجد میں یہ اِہتمام بہت کم ہوتا ہے لہٰذا مُخَیّر اسلامی بھائی جو مَساجد میں پھل وغیرہ اِفطاری دیتے ہیں یہ اگر غریبوں کے علاقوں کی طرف رُخ کریں اگرچہ خود نہ جائیں اپنے ملازمین میں سے کسی ایسے قابلِ اعتماد فرد کی ذِمّہ داری لگا دیں کہ وہ روزانہ جا کر وہاں کے کسی قابلِ اِعتماد مسلمان کے ساتھ مل کر اتنی اتنی رَقم کے پھل، کباب سموسے، کسٹرڈ اور کھانے پینے کی دِیگر چیزوں کا ایک ایک پیکٹ مسلمانوں کے گھروں میں پہنچا دے تو اِس طرح غریبوں کے ساتھ ہمدردی کی جا سکتی ہے۔ اب اگر غریب علاقوں کی مَساجد میں کھانے پینے کی اَشیاء کا ڈھیر لگا دیا تو صِرف مرد کھا پائیں گے اور اسلامی بہنیں جو کہ میری مَدَنی بیٹیاں ہیں نہیں کھا پائیں گی اور اگر آپ گھروں میں دیں گے تو اُمَّت کی کمزور صنف کہلانے والی ہماری بہو بیٹیاں اور بچے بھی کھا لیں گے۔ اب یہ بھی ہو گا کہ جس گھر میں اِفطاری بھیجی اس میں کوئی روزہ رکھتا ہو گا اور کوئی نہیں رکھتا ہو گا اور ایسا بھی ہو گا کہ جس گھر میں اِفطاری کا سامان بھیجا وہ واقعی کسی غریب کا گھر نہیں ہو گا لیکن صِرف غریب کو کھلانا ہی ثواب کا کام نہیں بلکہ مالدار کو کھلانا بھی

www.dawateislami.net

ثواب کا کام ہے، اگر کسی کروڑ پتی کو بھی آپ نے ایک کھجور دے دی تو یہ بھی ثواب کا کام ہے لہٰذا اِفطاری کا سامان بانٹتے ہوئے یہ نہیں دیکھنا کہ غریب کا گھر ہے یا مالدار کا بلکہ آپ نے سب کے گھروں میں، فلیٹوں میں اور اگر آپ کی کوئی عمارت یا پلازہ ہے تو اس میں بھی اِفطاری کا اِہتمام کرنا ہے البتہ غریبوں میں جائے تو زیادہ اچھا ہے۔ اے میرے مالدار اسلامی بھائیو! میدان میں آؤ، اپنا بجٹ بناؤ اور نیت کرو کہ اس بار ہم رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں روزانہ بارہ ہزار (12000) کی اِفطاری غریبوں کے علاقوں میں بانٹیں گے اور اگر اللہ پاک نے آپ کو زیادہ مال دیا ہے تو آپ ایک لاکھ بارہ ہزار (112000) کی اِفطاری بھی بانٹ سکتے ہیں۔ افطاری بانٹنے سے آپ کے مال میں بَرَکت ہو گی کہ راہِ خدا میں دینے سے مال گھٹتا نہیں بڑھتا ہے۔

یاد رکھیے! دعوتِ اسلامی اِفطاری بانٹنے کا کام نہیں کرتی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ دعوتِ اسلامی والوں کو رقم پہنچانا شروع کر دیں کہ آپ لوگ ہماری طرف سے کالونیوں میں اِفطاری بانٹ دو البتہ اگر آپ ذاتی طور پر کسی مُبَلِّغ کو جانتے ہیں اور وہ آپ سے تعاون کرتے ہوئے آپ کی طرف سے غریبوں میں افطاری بانٹ دے تو یہ الگ بات ہے ورنہ تنظیمی طور پر ہمارا کوئی ایسا طریقۂ کار نہیں ہے۔ میں نے صِرف اُمَّت کی خیر خواہی کے لیے گھروں میں اِفطاری بانٹنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ غریب ماں بیٹیاں بھی رَمَضان میں اچھی اچھی چیزیں کھا سکیں ورنہ جب مَرد گھروں میں آ کر بتائیں گے کہ آج تو پتا نہیں کس مالدار کی ہماری مسجد پر نظر پڑ گئی جس نے مسجد میں اِفطاری بھیجی اور ہمیں سموسے کھانے کو ملے اور کباب تو ایسے تھے کہ کھا کر پیٹ تو بھر گیا مگر دِل نہیں بھرا تو ایسی باتیں سُن کر بے چاریوں کا دِل جلے گا لہٰذا اِفطاری گھر میں بھیج کر ان کو بھی کھلائیں کہ غریب ماں بیٹیوں کو کھلانے سے اگر خاتونِ جنَّت حضرتِ سَیِّدَتنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا آپ سے خوش ہو گئیں تو اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا بیڑا پار ہو جائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ میں نے صِرف مالداروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اگر ذاتی طور پر کسی مُبَلِّغ کو جانتے ہوں تو ان سے یہ کام لے سکتے ہیں نہ کہ مُبَلِّغِیْن کو مشورہ دیا ہے کہ وہ مالداروں سے رابطہ کر کے یہ دھندا شروع کر دیں لہٰذا کسی مُبَلِّغ کو اپنے طور پر اس طرح کرنے کی اِجازت نہیں ہے البتہ اگر کوئی مالدار کسی مُبَلِّغ کو افطاری تقسیم کرنے کا کہتا ہے اور وہ ٹائم دے سکتا ہے تو بھلے وہ یہ کام کرے کہ ثواب کا کام ہے ورنہ تنظیمی طور پر اس طرح کے رابطے کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں ہمارے اور کام بڑھ جاتے ہیں

www.dawateislami.net

مثلاً پورے پورے مہینے کے اِعتکاف بھی ہوتے ہیں انہیں سنبھالنا ہوتا ہے اور پھر مَدَنی عطیات جمع کرنے پر بھی زور لگانا ہوتا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے اَربوں روپے کے اَخراجات ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ پھل بانٹنے میں لگ جائیں جس کے سبب مَدَنی عطیات میں کچھ کمزوری آ جائے۔

غریب مسلمانوں کو چھوڑ کر حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن میں اِفطاری کھلانا کیسا؟

سُوال: اپنے ملک کے غریب مسلمانوں کو چھوڑ کر حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں اِفطاری کھلانا کیسا ہے؟[1]

جواب: میں نے رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں یہ دیکھا ہے کہ وہاں اِفطاری کے وقت لاکھوں کروڑوں روپے کی کھانے پینے کی اَشیاء کے ڈھیر لگے ہوتے ہیں اور پھر جو ان کا حال ہوتا ہے اسے دیکھ کر میرے جیسا آدمی بے چارہ بس دِل ہی جلا سکتا ہے! وہاں پلاسٹک کے دَستر خوان پر کھانے پینے کی اَشیاء رکھ دی جاتی ہیں اور پھر جو جتنا جلدی جلدی نگل سکتا ہے نگل لیتا ہے اور پھر باقی کروڑوں روپے کے پھل، ڈبل روٹی کے ٹکڑے اور دہی کے کُنڈے بے دردی کے ساتھ اس دَستر خوان پر اُلٹ دیے جاتے ہیں اور پھر خُدّام انہیں اُٹھا کر پوٹلی بنا کر کچرے کی گاڑی میں ڈال دیتے ہیں۔ اب اگر آپ نے یہ قسم کھائی ہے کہ میں مدینے میں ہی کھلاؤں گا تو ٹھیک ہے آپ تھوڑا وہاں بھی ایسوں کو کھلائیں کہ جن کے پیٹ میں جائے اور اس کے ساتھ ساتھ مدینے والے کی اُمَّت جو آپ کے شہر یا گاؤں میں ہے اس کا بھی خیال رکھیں مگر صورتِ حال یہ ہے کہ غریب اپنی غُربت کی وجہ سے مدینے جا نہیں سکتے اور عام طور پر صاحبِ حیثیت ہی مدینہ شریف جاتے ہیں جو وہاں اپنے پلے سے کھا پی سکتے ہیں اور آپ انہیں کے مُنہ میں ڈالے جا رہے ہیں تو آپ ان غریبوں کے مُنہ میں بھی ڈالیں شاید اس وجہ سے مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ سے زیادہ خوش ہو جائیں کہ اس نے میری اُمَّت کے غریبوں کا خیال رکھا ہے۔ یاد رکھیے! میں آپ کو مدینے شریف میں خرچ کرنے سے روک نہیں رہا بلکہ آپ کو یہ راستہ بتا رہا ہوں کہ اگر آپ کو زیادہ ثواب چاہیے تو آپ کا مال ضائع ہونے کے بجائے کسی کے پیٹ میں جائے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُمتی دُنیا میں کہیں بھی ہو وہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ ہم اس کے

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ساتھ بھلائی سے پیش آئیں ایسا نہیں کہ جو حرمینِ طیبین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں ہیں صرف انہیں کے ساتھ بھلائی کریں اور باقی بے چاروں کو دِل جلانے کے لیے خوار چھوڑ دیں تو ایسا نہیں کرنا بلکہ حرمینِ طیبین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا والوں کو کھلانے کے ساتھ ساتھ دِیگر لوگوں کو بھی کھلانا ہے۔ متحدہ عرب امارات اور دِیگر عرب ممالک میں بعض جگہ اِفطاری کھلانے کے لیے شامیانے لگتے ہیں جن میں مسلمان اور غیر مسلم سب گُھس جاتے ہوں گے، اسی طرح وہاں بھی مَساجد میں کھانوں کا ڈھیر لگا ہوتا ہے اور پھل کاٹ کاٹ کر دَستر خوان پر رکھ دیئے جاتے ہیں، اب جب کھانے میں سے آلو بوٹیاں کھالی جاتی ہیں اور اس میں دہی مکس کر دیا جاتا ہے اور اس میں پھل بھی مکس ہو جاتا ہے تو اسے دوسرے دن کس نے کھانا ہے؟ اب اس نے مَعَاذَ اللہ کچرا کنڈی میں ہی چلے جانا ہے۔ بیرون ممالک میں لوگ روٹیوں کے ڈھیر شاپر میں ڈال کر کچرا کنڈی کے ڈبے کے ساتھ باندھ دیتے ہیں اور روٹیوں کو اس طرح وہی باندھتے ہیں کہ جو تھوڑا بہت اَدب کی رعایت کرتے ہیں ورنہ باقی لوگ روٹیوں والے شاپر کو کچرا کنڈی کے ڈبے میں ہی پھینک دیتے ہیں۔

(اس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) یوں کہا جا سکتا ہے کہ اَربوں روپے کی اِفطاری کھلائی جاتی ہے اور لاکھوں روپے کی ضائع کی جاتی ہے؟ (اس پر امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) چونکہ میں نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اس لیے میں بطورِ مُبالغہ کہہ سکتا ہوں کہ لاکھوں روپے کی اِفطاری کھلائی جاتی ہے اور اَربوں روپے کی ضائع کی جاتی ہے۔ جب چند منٹوں کے لیے لاکھوں روپے کا مال دَستر خوان پر ڈال دیا جائے گا تو یہ لوگوں کے پیٹ میں کس طرح جا پائے گا؟ لوگ کھاتے تو ہیں مگر اس طرح کہ بوٹی اور پھل وغیرہ اُٹھا کر دانتوں سے ایک دو ٹک مار کر نگل جاتے ہیں کیونکہ نمازِ مغرب پڑھنی ہوتی ہے اس لیے اتنا وقفہ نہیں ہوتا کہ بندہ اِطمینان سے چبا چبا کر اور کھانے میں ہاضم لعاب ملا کر کھا پائے تو یوں لوگ جلدی میں دانتوں کا کام آنتوں کے حوالے کر دیتے ہیں اور پھر میڈیکل اسٹوروں پر کھڑے نظر آتے ہیں۔

رَمضان شریف میں ڈاکٹروں کے یہاں مَریضوں کا رَش ہونے کی وجہ

سُوال: رَمضان شریف کے آخری دِنوں میں ڈاکٹروں کے یہاں مَریضوں کا رَش بڑھ جاتا ہے اِس کی کیا وجہ ہے؟[1]

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخری دِنوں میں ڈاکٹروں کے یہاں مریضوں کا رَش اس لیے ہوتا ہے کہ لوگ کباب سموسے کھا کھا کر اور بغیر چبائے نگل کر طرح طرح کے مَسائل کا شِکار ہو جاتے ہیں۔ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں کھانے پینے میں بے احتیاطی کی جاتی ہے جس کے باعث کوئی بولتا ہے کہ میری ستائیسویں رات ضائع گئی اور کوئی بولتا ہے کہ میں تو بخار میں تپ رہا تھا اس لیے میری عید خراب ہو گئی۔ ایسوں کو یہ سوچنا چاہیے کہ عام دِنوں میں ان کے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں ہی انہیں بخار کیوں ہوتا ہے؟ یاد رکھیے! بخار آپ کے پاس نہیں کباب سموسوں کے پاس آتا ہے لہٰذا اگر آپ پُرسکون رَمَضَانُ الْمُبَارَک گزارنا چاہیں تو ہلکا پھلکا کھانا اچھی طرح چبا کر کھائیں اور تلی ہوئی چیزوں سے خود کو بچائیں اِنْ شَآءَ اللہ صحت و عافیت کے ساتھ ماہِ رَمَضان گزرے گا، آپ کو نمازِ تَراویح پڑھنے میں مَزہ آئے گا، نمازیں پڑھنے اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے میں آپ کا دِل لگے گا ورنہ بے اِحتیاطی کی صورت میں پیٹ میں گڑبڑ ہوتی رہے گی جس کی وجہ سے تَراویح اور تلاوتِ قرآن میں دِل نہیں لگ پائے گا۔

کتنی عمر کے اسلامی بھائیوں کو اِعتکاف میں بٹھایا جائے؟

سُوال: کتنی عمر کے اسلامی بھائیوں کو اِعتکاف میں بٹھایا جائے؟[1]

جواب: جہاں جہاں اِجتماعی سنّت اِعتکاف یا پورے مہینے کے اِعتکاف کی ترکیب ہو وہاں اور بِالْخُصُوص عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کے لیے اِس بات کا خیال رکھا جائے کہ مُعْتَکِف 20 سال سے چھوٹا اور 50 سال سے بڑا نہ ہو کیونکہ بڑی عمر کے بزرگ سنبھالے نہیں جائیں گے اور انہیں جب دورانِ مَدَنی حلقہ اور مَدَنی مذاکرہ نیند آئے گی تو یہ ٹانگیں پھیلا کر بالکل بیچ میں سو جائیں گے اور پھر انہیں کوئی روک بھی نہیں پائے گا۔ اِس لیے کہ اگر بوڑھوں کو کچھ کہا جائے تو انہیں غصہ بھی جلدی آجاتا ہے۔ بوڑھے بے چارے مَعذور اور بیمار ہوتے ہیں اور ان کا حافظہ، ہاضمہ اور ہر عضو کمزور ہو جاتا ہے صِرف زبان طاقت ور ہوتی ہے جس سے اسٹیٹ فائر ہوتے ہیں تو یوں بعض اوقات بوڑھے خود بھی تکلیف اُٹھاتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی تکلیف کا باعث بن جاتے ہیں اس لیے مَعذوروں اور بوڑھوں کو اِعتکاف میں نہ لایا جائے۔ میٹرک کے طلبا اور

[1] یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ اور عاشقانِ رَسُول کے مَدارِس کے طلبائے کِرام اپنا کارڈ دِکھا کر اِعتکاف کر سکتے ہیں اور اگر ان میں کوئی 20 سال سے کم عمر کا بھی ہو تو اسے بھی شاید اِعتکاف میں بیٹھنے کی رِعایت ہے اور یہ سب اس لیے ہے تاکہ طلبا چھٹیوں میں اِدھر اُدھر خوار ہونے کے بجائے اللہ پاک کے گھر میں بیٹھ جائیں اور دِین سیکھ لیں کہ اس سے ان کو فائدہ ہو گا۔

عِلمِ دِین سیکھنے کا جذبہ نہ رکھنے والوں کو اِجتماعی اِعتکاف کی اجازت نہ دی جائے

سُوال: جو اِجتماعی اِعتکاف میں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی حلقوں میں شرکت نہیں کرتے وہ اِعتکاف میں بیٹھنا چاہیں تو کیا کِیا جائے؟[1]

جواب: ہماری مجالس اور ذِمَّہ داران اسلامی بھائی اِعتکاف کے لیے ایسے اَفراد کے کارڈ ہرگز نہ بنائیں۔ اِعتکاف میں ایک تعداد ایسی بھی آتی ہے کہ جسے دُعائیں اور نماز وغیرہ سکھانے کے لیے لگائے گئے مَدْرَسَۃُ الْمَدِیْنَہ بالغان کے حلقے میں شرکت کرنے سے کوئی دِلچسپی نہیں ہوتی یہ اِعتکاف میں صِرف کھاتے پیتے اور جان بناتے ہیں، ایسے لوگ چوپال لگاتے ہیں اور کھلے آسمان تلے (عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی کی مسجد کے صحن میں) بیٹھ کر گپیں مار رہے ہوتے ہیں اور ان سے ملنے کے لیے آنے والوں میں سے کوئی ان کے لیے کھچڑا لا رہا ہوتا ہے اور کوئی کھچڑی لا رہا ہوتا ہے جسے یہ سب مل کر کھا رہے ہوتے ہیں تو ایسوں سے ہاتھ جوڑ کر مَعذرت ہے کہ یہ اِعتکاف میں نہ آئیں اور ہمیں اپنے شر سے بچائیں۔ ہمیں اِعتکاف میں بٹھانے کے لیے وہ اسلامی بھائی چاہئیں کہ جو اِعتکاف میں عبادت و تلاوت کریں، فرض نمازیں باجماعت پڑھیں اور سنّتیں اور دُعائیں سیکھنے سکھانے کے حلقوں اور مَدَنی مذاکروں میں 100 فیصد شرکت کریں۔ یاد رکھیے! ہمیں اِعتکاف میں مُعْتَکِفِیْن کی بھیڑ اور Quantity (یعنی مقدار) نہیں بلکہ Quality (یعنی معیار) چاہیے۔ جو اسلامی بھائی مُعْتَکِفِیْن کی ٹرینیں بھر کر لاتے ہیں انہیں چاہیے کہ بھلے وہ بارہ بوگیوں کے بجائے دو بوگیاں بھر کر لائیں مگر ان میں Quality (یعنی معیار) والے اسلامی بھائی ہوں جو یہاں سے سیکھ کر جائیں مگر عام طور پر Quality (یعنی معیار) نہیں Quantity (یعنی مقدار) ہوتی ہے اور ایسے اَفراد اِعتکاف کے لیے آتے ہیں کہ جنہیں سیکھنے سکھانے میں دِلچسپی نہیں

[1] یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہوتی۔ وہ دوسروں کو بھی تنگ کر رہے ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کباب سموسے کھاتے ہیں اور پھر بیمار ہو کر ہمارے کلینک کی دوائیاں بھی کھا جاتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت ہر جگہ مُعْتَکِفِیْن کے لیے کلینک کا اِہتمام نہیں ہوتا البتہ عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں ایک چھوٹا سا کلینک قائم کیا جاتا ہے جس میں مَحدود دَوائیں ہوتی ہیں اور کچھ ڈاکٹر رضا کارانہ طور پر تشریف لاتے ہیں۔ اب ایسا نہیں کہ جو بے چارہ بیمار ہو کر کلینک جائے اس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ کھا کھا کر بیمار ہوا ہے کیونکہ اِعتکاف میں رش ہوتا ہے اور بعض لوگوں کی طبیعتوں میں نزاکت ہوتی ہے جس کے باعث انہیں رش کی وجہ سے نیند نہیں آتی تو بے آرامی کی وجہ سے وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ بہر حال اپنی صحت کا خیال رکھیے اور بس ان لوگوں کو اِعتکاف کے لیے لایئے جو دِین کا جَذبہ رکھتے ہوں اور رضائے الٰہی پانے کی خاطر آئیں۔ بقیہ کو نہ لایئے اور نہ ایسوں کو اِعتکاف کارڈ دیا جائے۔ بعضوں کے بارے میں تو مجلسِ اِعتکاف کو بھی پتا چل جاتا ہو گا کہ یہ اِعتکاف میں خالی کھائیں پئیں گے اور اپنا شر دوسروں تک پہنچائیں گے تو مُعْتَکِفِیْن کو ایسے لوگوں کے شر سے بچانا ضَروری ہے۔

سیر و تفریح کرنے والوں کو بھی اِعتکاف میں نہ لایا جایا

اِسی طرح سیر و تفریح کرنے والوں کو بھی اِعتکاف میں نہ لایا جایا۔ چونکہ پنجاب میں سمندر نہیں ہے اس لیے ایک تعداد سمندر دیکھنے کے لیے بھی پنجاب وغیرہ سے اِعتکاف میں آجاتی ہے اور پھر یہ سمندر دیکھنے جاتے ہیں اور وہاں اُونٹ پر بیٹھ کر تصویریں کھنچواتے ہیں جنہیں وہ بعض اوقات سوشل میڈیا پر بھی عام کر دیتے ہیں تو ایسوں کو دعوتِ اسلامی والا نہ کہا جائے۔ دعوتِ اسلامی سمندر کی طرح ہے اور جب سمندر میں جال پھینکا جائے تو اس میں مچھلی بھی آئے گی، کیکڑا بھی آئے گا اور ہو سکتا ہے دَریائی سانپ بھی آجائے تو اِس طرح کے اسلامی بھائی بھی اِعتکاف میں آتے ہیں جو دعوتِ اسلامی کو بدنام کرتے ہیں، لہٰذا گھومنے پھرنے والوں کو بھی اِعتکاف کے لیے عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) نہ لایا جائے۔ ہمارے یہاں بابُ المدینہ (کراچی) میں جو سمندر ہے اس کا نام "بحرِ عرب" ہے تو اگر کسی نے سمندر دیکھنا ہے تو وہ اِعتکاف کے علاوہ آئے اور اس نیت سے سمندر دیکھے کہ یہ حجازِ مُقَدَّس کو چُومنے جاتا ہے۔ پہلے بابُ المدینہ (کراچی) کے سمندر سے سفینہ بھی حاجیوں کا قافلہ لے کر جَدّہ شریف جایا کرتا تھا تو اس لیے میں نے گزرتے ہوئے ایک بار سمندر کے پانی کو چُوما بھی

www.dawateislami.net

ہے۔ یاد رکھیے! سمندر دیکھنا گناہ نہیں ہے مگر جب اِعتکاف کے لیے آئیں تو پورا وقت یہیں بسر کریں اور سمندر اور بازاروں کا رُخ نہ کریں۔ یہ بات بھی ذہن نشین کر لیجیے کہ اِعتکاف کے لیے سُوال کرنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا جب اِعتکاف کے لیے آئیں تو کسی سے اِس طرح کا سُوال نہ کریں کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اِعتکاف کے لیے جانا ہے اور میرے پاس آنے جانے کا کرایہ اور جیب خرچی نہیں ہے لہٰذا آپ میری مدد کر دیجیے۔

مُعْتَکِفِیْن کا اپنے ساتھ بچوں کو لانا کیسا؟

سُوال: بعض مُعْتَکِفِیْن اپنے ساتھ چھوٹے بچوں اور بچیوں کو بھی ایک ایک ماہ کے لیے اِعتکاف میں لے آتے ہیں لہٰذا اس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: بعض مُعْتَکِفِیْن اپنے چھوٹے بچوں کو بھی اُٹھا لاتے ہیں جو کبھی کبھار دَریوں پر پیشاب بھی کر دیتے ہیں، اسی طرح بعض بچے تھوڑے بڑے ہوتے ہیں اور وہ پیشاب کا بتاتے ہیں مگر وہ نیند میں پیشاب کر دیتے ہیں تو بچوں کو اِعتکاف میں نہ لایا جائے۔ بابُ المدینہ (کراچی) والے بھی اپنے بچوں کو مجھ سے ملانے کی نیت سے فیضانِ مدینہ میں نہ لایا کریں کیونکہ ایسا چھوٹا بچہ کہ جس کے بارے میں ظنِّ غالب ہو کہ یہ مسجد میں پیشاب کر دے گا اسے مسجد میں لانا ہی جائز نہیں ہے۔[1] بعض اوقات بچے شور کرتے ہیں تو اگر پتا ہے کہ یہ مسجد میں شور کرے گا اور بھگدڑ مچائے گا تو ایسوں کو بھی مسجد میں لانا گناہ ہے اس لیے بچوں کو مسجد میں نہ لایا جائے اور نہ ہی اسلامی بہنیں بچوں کو اِعتکاف میں ساتھ لے جانے پر اِصرار کریں۔ جو اسلامی بھائی اپنے ساتھ بچوں کو بھی اِعتکاف میں لائیں گے وہ خود بھی تکلیف اُٹھائیں گے اور بچوں کو بھی تکلیف میں پھنسائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی پریشان کریں گے۔ یاد رکھیے! اگر اِعتکاف میں بچہ ساتھ ہو گا تو آپ اِطمینان سے عبادت نہیں کر پائیں گے کیونکہ جب آپ جوش میں ہوں گے کہ مجھے علمِ دِین سیکھنا ہے تو بچہ بولے گا ابو مجھے بھوک لگی ہے کہیں سے کھانا لا دو، کبھی بولے گا مجھے پیشاب آیا ہے اور کبھی بولے گا مجھے نیند آ رہی ہے تو یوں وہ بار بار تنگ کرتا رہے گا تو اس لیے دِین سیکھنے کا دَرد، عبادت کا شوق و جذبہ لے کر اور بچوں کو گھر چھوڑ کر اِعتکاف کرنے آئیں۔

---

[1] ...... درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیھا، مطلب فی احکام المسجد، ۵۱۸/۲ ماخوذاً

www.dawateislami.net

دورانِ سفر اِیثار کا جذبہ

سُوال: ہمارے یہاں Transport کم ہے اور Passenger بہت زیادہ ہیں جس کی وجہ سے ہر ایک کو سیٹ ملنا دُشوار ہوتا ہے تو اس میں ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی بزرگ یا اس طرح کا کوئی شخص سفر میں ہو تو اس کو اپنی جگہ بٹھا دیا جائے اور خود کھڑے ہو جائیں۔ بعض اوقات کوئی دوسرے کو اپنی سیٹ پر اس لیے بھی نہیں بٹھاتا کہ اس کا اپنا سفر ہی آدھے پونے گھنٹے کا ہوتا ہے اگر یہ کسی کو اپنی جگہ بٹھا دے گا تو اس کو خود ہی اتنی دیر کھڑا ہونا پڑے گا، ایسی صورت میں کیا یہ ممکن ہے کہ سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص دوسرے کو اپنی جگہ بٹھائے اور اس کو بھی معلوم ہو کہ پانچ، سات منٹ بیٹھ کر مجھے اُٹھ جانا ہے اور جس نے مجھے بٹھایا ہے میں نے اسے واپس بیٹھنے کے لیے کہنا ہے۔ اس طرح شاید سیٹ چھوڑنے کا جذبہ پیدا ہو جائے ورنہ آدھے پون گھنٹے تک کھڑا ہونا سیٹ چھوڑنے کے اِیثار کی طرف نہیں آنے دیتا۔ کاش دعوتِ اسلامی کے ذَریعے لوگوں کا یہ ذہن بن جائے۔ آپ اِس حوالے سے کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: یہ ایک ایسی انہونی بات ہے جو شاید خواب میں بھی نہ ہو سکے کہ اس کے ذہن میں خود بخود آ جائے اور یہ اپنی سیٹ چھوڑ کر دوسرے کو بٹھا دے۔ ہاں! یہ صورت ہو سکتی ہے کہ آپس میں Commitment (طے) کر لیں کہ 12 منٹ بعد آپ اُٹھ جایئے گا پھر میں بیٹھ جاؤں گا تو ممکن ہے۔ ورنہ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کا باقاعدہ ایک سسٹم بنایا جائے جیسے بیرون ممالک میں ہوتا ہے کہ Passenger سیٹ بائی سیٹ سفر کرتے ہیں ورنہ بس میں سوار نہیں ہو سکتے، یہ ان ممالک میں ہوتا ہے جو سدھرے ہوئے کہلاتے ہیں۔

(نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) جی ہاں! ان ممالک کی Transport بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ غریب اور پس ماندہ ممالک میں یہ مشکل ہوتا ہے، یہاں تو سیٹ بائی سیٹ کی بات ہی الگ ہے لوگ تو کھڑے ہونے کی جگہ پر کھڑے کھڑے سفر کر رہے ہوتے ہیں اور اگر یہاں بھی جگہ نہ ملے تو چھتوں پر بیٹھ جاتے ہیں، یعنی آگے پیچھے، اوپر نیچے جہاں بندہ بیٹھ سکتا ہے بٹھا دیا جاتا ہے۔ (امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) واقعی ایسا ہی مُعاملہ ہے اگر ان کا بس چلے تو پہیے پر بھی بٹھا دیا جائے۔ اگر سیٹ بائی سیٹ والا سلسلہ ہو جائے تو سارے مَسائل حل ہو جائیں، بوڑھا ہو یا جوان سب سکون سے سفر

www.dawateislami.net

کریں گے۔ البتہ بڑے Route پر چلنے والی بسوں میں سیٹ بائی سیٹ ہی سفر ہوتا ہے۔

کیا مَرد و عورت کے لیے تمام سنّتیں ایک جیسی ہیں؟

سُوال: کیا ہر وہ عمل جو مَرد کے لیے سنّت ہے وہ عورت کے لیے بھی سنّت ہو گا؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: ایسا نہیں ہو سکتا کہ مَرد اور عورت کے لیے ساری سنّتیں ایک جیسی ہوں مثلاً داڑھی رکھنا مَرد کے لیے سنت ہے لیکن عورت کے لیے سنّت نہیں ہے بلکہ عورت کی داڑھی نکل آئے تو اس کے لیے مُسْتَحَب ہے کہ اسے صاف کر دے۔(1) یوں ہی عمامہ باندھنا مَرد کے لیے سنّت ہے مگر عورت عمامہ نہیں باندھے گی۔ البتہ ایسی بہت ساری سنّتیں ہیں جو مَرد اور عورت دونوں کے حق میں یکساں سنّت ہیں۔

قبر پر اگربتی اور مُوم بتی جَلانا کیسا؟

سُوال: قبروں پر اگربتیاں جَلانا یا قبرستان میں مُوم بتی جَلانا کیسا؟(دو اسلامی بھائیوں کے سُوال)

جواب: قبروں پر آگ جَلانا بُری فال ہے یعنی اچھی علامت نہیں ہے۔(2) اور اگربتیاں جَلا کر چلے جانا ایک فُضُول کام ہے کہ اس طرح اگربتی ضائع ہو جائے گی۔ نیز مُوم بتی کی بھی حاجت نہ ہو جیسے لائٹیں وغیرہ پہلے سے جَل رہی ہیں اور بِلاضَرورت مُوم بتی جَلائی تو یہ بھی ضائع ہو جائے گی جو کہ اِسراف اور گناہ ہے۔ ہاں! پہلے سے مُوم بتی نہ جل رہی ہو تو ایسی جگہ پر کہ جہاں ابھی قبر ہو اور نہ پہلے کبھی قبر ہوئی ہو وہاں ان مقاصد اور نیتوں کے ساتھ موم بتی جلائی جاسکتی ہے: ❁ تلاوت کرنے والوں کی آسانی کے لیے ❁ گزرنے والے کا پاؤں کسی قبر پر نہ آجائے ❁ قبرستان آنے والے موم بتی کی روشنی سے اپنے عزیز کی قبر آسانی سے ڈھونڈ سکیں ❁ اندھیرے کو دور کرنے کے لیے ❁ یوں ہی اگربتی اس نیت سے جَلائی کہ وہاں موجود لوگوں کو خوشبو پہنچے۔

کیا تدفین کے لیے قبروں کے اوپر سے جاسکتے ہیں؟

سُوال: ہم ایک اسلامی بھائی کی والدہ کے جنازے میں شریک ہوئے اور ابھی جس جگہ موجود ہیں وہاں سارا قبرستان ہے

---

1 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر والمس، ۹/ ۶۱۵ دار المعرفة بیروت

2 ...... مرقاة المفاتيح، كتاب الجنائز، باب دفن الميت، الفصل الثالث، ۴/ ۱۹۶، تحت الحديث: ۱۷۱۲ ماخوذاً دار الفكر بيروت

www.dawateislami.net

اور راستہ نہیں ہے ایسے قبرستان میں جانا کیسا؟(بنگلہ دیش کے ایک قبرستان کی ویڈیو دِکھا کر اسلامی بھائی نے سُوال کیا۔)

جواب: ایسی صورت میں مجبوری ہوتی ہے لہٰذا تدفین کرنے والے دو چار اسلامی بھائی جو مَیِّت کو قبر میں اُتاریں گے اور مٹی وغیرہ ڈالیں گے وہ بچ بچا کر دَفن کرنے کے لیے جا سکتے ہیں اور واپس بھی اِسی طرح اِحتیاط سے آئیں۔(1) لیکن عام طور پر ساری پبلک وہاں پہنچ جاتی ہے اور قبروں پر بیٹھ جاتے ہیں اور جوتوں سمیت قبروں کو روند رہے ہوتے ہیں یہ سب گناہ گار ہوتے ہیں۔(2)

بیر کا دَرخت کاٹنا کیسا؟

سُوال: بیری کے دَرخت کو کاٹنا کیسا؟ نیز شَبِ بَراءَت میں بیری کے دَرخت کے سات پتے ہر اسلامی بھائی کے لیے علیٰحدہ علیٰحدہ پانی میں ڈال کر گرم کیے جائیں یا سب کی طرف سے سات پتے ڈال کر پانی گرم کر لیں اور سب اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لے کر اِستعمال کرتے رہیں؟(ضلع رحیم یار خان سے ایک اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: بیر کا دَرخت کاٹنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو کاٹنے میں کوئی حَرَج نہیں کاٹ سکتے ہیں بشرطیکہ ناجائز ہونے کی اور کوئی صورت نہ ہو۔ بیری یہ بیر کے دَرخت کو بولتے ہیں تو صحیح جملہ ہے بیری کو کاٹنا کیسا؟ یا بیر کے دَرخت کو کاٹنا کیسا؟ نہ کہ بیری کے دَرخت کو کاٹنا کیسا؟ بہر حال میں آج تک زندگی میں کبھی بھی بیری کے سات پتوں والے پانی سے نہیں نہایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے شجرے میں جادو وغیرہ سے بچنے کے ایک سے ایک اَوراد موجود ہیں جن سے جادو سے جان چُھوٹ سکتی ہے اور جادو کا توڑ ہو جاتا ہے نیز جادو اور شریر جنات سے حفاظت بھی رہتی ہے اور پھر اللہ پاک بچانے والا ہے۔ بہر حال بیری کے پتوں سے نہانا جائز ہے کہ حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے۔(3) مگر انہوں

---

(1) ...... حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلاة، باب احکام الجنائز، فصل فی القبور، ص ٦٢٠ ماخوذاً دار الکتب العلمية بیروت– فتاویٰ رضویہ، ۹/۷۴۴ماخوذاً

(2) ...... فتاویٰ هندية، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر و الدفن و النقل من مکان الی آخر، ۱/۱۶۶– کتاب الکراهية، الباب السادس عشر فی زیارة القبور وقراءة القرآن فی المقابر، ۵/۳۵۱ دار الفکر بیروت

(3) ...... اسلامی زندگی، ص۱۳۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

نے یہ وضاحت نہیں کی کہ ایک فَرد کے لیے سات پتے ہیں یا گھر کے سارے اَفراد کے لیے سات پتے ہیں۔ تو میں اپنی اٹکل سے کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہر حال یہ کوئی واجب عمل نہیں ہے چونکہ اِس میں دُنیوی فائدہ ہے تو بندہ اس پر مَرتا ہے کہ یہ کرنا ہے کیونکہ اس سے دُنیوی تکلیف دور ہوتی ہے لہٰذا بندہ اس پر قربان ہے۔

مُحَرَّمُ الْحَرَام کی پہلی رات "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" 130 بار لکھنا ہوتی ہے کہ سال بھر کی ساری پریشانیاں دور ہوں گی۔[1] ایک تعداد یہ لکھ رہی ہوتی ہے یہ عمل "فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ" میں بیان کیا گیا ہے اور اسی کتاب میں اچھی اور خوشخطی سے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" لکھنے پر مَغْفِرَت کی بشارت بھی بیان کی گئی ہے مگر میں نے آج تک ایک بندہ بھی نہیں دیکھا نہ کسی کے بارے میں سنا کہ اُس نے یہ رِوایت پڑھ کر اس نیت سے اچھی رائٹنگ میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" لکھا ہو کہ اس میں آخرت کا فائدہ ہے۔ دُنیوی فائدہ نظر آتا ہے تو 130 بار "بِسْمِ اللّٰہ" لکھنے بیٹھ جاتے ہیں، پھر مسئلہ پوچھتے ہیں کہ کمپیوٹر سے لکھ سکتے ہیں یا نہیں؟ فوٹو کاپی کروالیں وغیرہ وغیرہ اور مَغْفِرَت کی بات ہو تو یہ چیز نظر نہیں آتی۔ حدیث شریف میں ہے: جو کوئی ہر نماز کے بعد آیَۃُ الْکُرْسِی پڑھے تو جنَّت میں جانے کے لیے صِرف موت رکاوٹ ہوتی ہے اور پڑھنے والا مَرتے ہی جنَّت میں جائے گا۔[2] دیکھ لیا جائے کہ کتنوں کو آیَۃُ الْکُرْسِی آتی ہے اور کتنے نماز کے بعد آیَۃُ الْکُرْسِی پڑھتے ہیں؟ معلوم ہو جائے گا، شاید ایک آدھ فیصد ہی مسلمان ہوں گے جو اس پر عمل کر رہے ہوں گے۔

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش)

یہاں آیَۃُ الْکُرْسِی پڑھنے پر ہمیں جنَّت مل رہی ہے مگر اس کی طرف کوئی حرص ہی نہیں ہے، مگر 130 بار بِسْمِ اللّٰہ لکھنے سے پریشانیاں دور ہوں گی اس کی طرف سب دوڑے جا رہے ہیں ایسا نہیں کہ پریشانیاں دور نہیں ہوں گی، پریشانیاں یقیناً دور ہوں گی مگر یہ کوئی حدیث نہیں ہے بلکہ بزرگوں کے تجربات میں سے ہے۔ بیری کے پتے والا عمل بھی ایک بزرگ نے

---

1 ...... فیضانِ بسم اللّٰہ، ص ۱۳۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/ ۴۵۸، حدیث: ۲۳۹۵

www.dawateislami.net

لکھا ہے مگر لوگ ایسے لگے پڑے ہیں کہ بس، دکان داری شروع ہو چکی ہے یہ پتے ان دنوں فیضانِ مدینہ کے باہر بکنا شروع ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ جادو سے حفاظت کے لیے دِیگر اَوراد بھی ہیں جنہیں پڑھا جاسکتا ہے، شجرۂ قادریہ رضویہ میں بہت سے اَوراد ہے مثلاً ''بِسْمِ اللهِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَوُلْدِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ۔'' صبح شام تین تین بار پڑھ لیں تو دِین، مال، عزت اور آبرو سب کی حفاظت ہو گی مگر کون پڑھتا ہے کسے فکر ہے؟ میں بیری کے پتوں سے نہانے کا منع نہیں کر رہا میں نے اسے جائز کہا ہے بلکہ یہ عمل تو میں نے مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کے حوالے سے اپنے رسالے ''آقا کا مہینا'' میں لکھا ہے۔ یہاں میں نے صرف اپنا بتایا ہے کہ میں نے کبھی یہ عمل نہیں کیا ظاہر ہے یہ میری سستی ہے کیونکہ میری اپنی مَصروفیات ایسی ہیں اور اس عمل میں یہ ہے کہ رات کو نہایا جائے اب رات میں کون پانی گرم کرے اور کون نہائے؟ پھر اس عمل میں یہ تو ہے نہیں کہ اس پر عمل کرے گا تو ہی جادو سے بچ سکے گا ورنہ نہیں بچے گا، عین ممکن ہے بہت سے ایسے ہوں جو یہ عمل بھی کرتے ہوں جادو کی آزمائش سے بھی دوچار ہوں۔ جادو کا ایک روحانی علاج یہ بھی ہے کہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ 101 بار پڑھ کر سحر زدہ یعنی جس پر جادو کیا گیا ہو اس پر دَم کر دیا جائے اور یہی لکھ کر دھو کر پلا دیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللهُ سحر یعنی جادو ختم ہو جائے گا۔'' اِس کے علاوہ اور بھی بہت سے اَوراد و وَظائف ہیں جن کی بَرَکت سے جادو سے حفاظت ہوتی ہے نیز اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی ایسے اَعمال بتائے گئے ہیں لہٰذا صرف بیری کے پتوں کو ہی سب کچھ نہ سمجھا جائے۔

کیا دعوتِ اسلامی بکھر جائے گی؟

سُوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جب تک باپا[1] موجود ہیں تب تک دعوتِ اسلامی چلتی رہے گی اس کے بعد نگران صاحبان اور اَراکینِ شُوریٰ وغیرہ سب بکھر جائیں گے اور پھر نہ جانے کیا ہو گا؟ آپ اِس حوالے سے ہماری تربیت فرما دیجیے کہ اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: میں نے تو پہلی بار سنا ہے کہ لوگ ایسا سوچ رہے ہیں کہ میرے جانے کے بعد دعوتِ اسلامی بکھر جائے گی اور نگران اِدھر اُدھر ہو جائیں گے حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم نے بہت مضبوط نظام بنایا ہوا ہے اور بار بار

1 ..... امیرِ اہلسنّت علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو محبت سے باپا بھی کہا جاتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

تاکید اور اِعلانات کیے جاتے ہیں کہ مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کی اِطاعت کرتے ہوئے ہی دعوتِ اسلامی میں رہنا ہے، حتّٰی کہ میں نے اپنی اَولاد کو بھی مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کے تحت رکھا ہوا ہے۔ ہم لوگ کوئی تُرّم خاں نہیں ہیں نہ ہی کوئی دادا گیر ہیں نہ دعوتِ اسلامی کوئی دُکان یا تر کہ ہے جو اَولاد میں بٹے گا بلکہ یہاں جو کام کرے گا اس کو سَلام ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کام کر رہی ہے اور کرتی رہے گی۔ یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ میں پہلے جاؤں گا یا وہ جائیں گے جو اِس طرح کی باتیں سوچ رہے ہیں۔ ظاہر ہے جانا سب نے ہے مجھے بھی اور ایسا سوچنے والوں کو بھی مگر کسی کے جانے سے دِین کا کام نہیں رُک سکتا کہ دُنیا کی سب سے بڑی ہستی یعنی میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پَردہ فرمایا مگر دِین کا کام چلتا رہا صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اس کو آگے بڑھاتے رہے، ان کے بعد تابعین پھر تبع تابعین، بزرگانِ دِین، اَولیائے کرام اور مُبَلِّغِیْن اسلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ دِینِ اسلام کے اس کام کو لے کر چلتے رہے اور آج یہ اسلام ہم تک پہنچا۔ اگر کسی کے جانے سے کام رُکنا ہوتا تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پَردہ فرمانے پر ہی یہ اِسلام مِٹ چکا ہوتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اِسلام باقی ہے۔ ہاں! اس دور کا تقویٰ اور ان جیسا اِخلاص اب نہیں ہے لیکن کروڑہا کروڑ مسلمان دُنیا میں آباد ہیں، نیکیاں موجود ہیں اور مساجد بنی ہوئی ہیں۔

جو اللہ پاک کے لیے کام کرتا ہے وہ آج بھی کرے اور آئندہ بھی کرتا رہے

جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پَردہ فرمانے کے باوجود اِسلام اور اِسلام کا کام باقی ہے تو "الیاس قادری" کس کھیت کی مولی ہے اس کے مَرنے سے کیا ہوتا ہے؟ اس کی وجہ سے کس طرح کام رُک سکتا ہے؟ کیسے دعوتِ اِسلامی بکھر جائے گی اور سارے نگران بھاگ کھڑے ہوں گے؟ جب ایک نظام بنا ہوا ہے تو میرے بعد بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ میری وَصیت ہے کہ آپ لوگ اِس نظام کو مزید مضبوط ہی کیجیے گا، ایسا کوئی نہ کرے کہ یہ ٹھیک ہے فُلاں بڑا قابل ہے اسے نگرانِ شُوریٰ بنا دو، سب اس کو سونپ دو یا فلاں بیٹے یا بیٹی کو یہ بنا دو نہیں بلکہ صِرف مَرکزی مجلسِ شُوریٰ ہی سب سے اوپر ہے۔ جس نے بھی دعوتِ اسلامی کا کوئی کام کرنا ہے وہ مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کے Under میں ہی کرے۔ اگر کوئی اس سے ہٹ کر کچھ کرے گا تو کامیاب نہیں ہو گا کیونکہ ہمارا ایک مکمل نیٹ ورک

www.dawateislami.net

موجود ہے وہ جس کو چاہے آگے بڑھائے جس کو چاہے اپنے ماتحت رکھے اور اس کے تمام اِختیارات مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کو حاصل ہیں۔ میں تو برسوں سے عملی طور پر کوئی بھاگ دوڑ نہیں کر رہا نہ بیان کا کوئی با قاعدہ سلسلہ ہوتا ہے۔ پہلے چوک بیان کرتا تھا خوب مَدَنی مشورے کرتا تھا اور اب سارا کام تقسیم کر دیا گیا ہے، دُکانیں بہت بن گئیں ہیں اور بیٹھے بیٹھے کمائی کھا رہا ہوں اور اِنْ شَآءَ اللہ جیتے جی کھاتا رہوں گا بلکہ مَرنے کے بعد بھی کھاؤں گا۔ ایسا وہم ہر گز نہ پالیں کہ یہ دعوتِ اسلامی ختم ہو جائے گی بلکہ دُعا کریں کہ یہ ختم نہ ہو حتّٰی کہ اس کا مَدَنی کام بھی کم نہ ہو اور بڑھتا چلا جائے۔ جو میرے لیے دِین کا کام کرتا ہے آج سے اسے خُدا حافظ بھائی آپ جا سکتے ہیں اور جو اللہ پاک کے لیے کام کر رہا ہے وہ آج بھی کرے اور میرے مَرنے کے بعد بھی کرتا رہے۔

اللہ کَرَم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو (وسائلِ بخشش)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں

مجھے ایسا لگتا ہے کہ میری عمر اور میری نقاہت کو دیکھ کر بعض لوگ میری موت کا اِنتظار کر رہے ہیں کہ یہ جائے گا تو یوں ہو جائے گا سب سبوتاژ (چلتا کام خراب) ہو جائے گا اِنْ شَآءَ اللہ ایسا کچھ نہیں ہو گا اور جو ایسا سوچ رہے ہیں ہو سکتا ہے مجھ سے پہلے ان کا بنڈل بندھ جائے اور وہ مجھ سے پہلے فوت ہو جائیں کسی کو کچھ نہیں پتا۔ روزانہ کتنے جوان مَرتے ہیں کتنے ہی بچے موت کے مُنہ میں چلے جاتے ہیں اس لیے یہ سوچنا یا یہ خیال کرنا کہ اب یہ زیادہ دیر نہیں رہے گا سال دو سال یا پانچ سال کا مہمان ہے یہ لوگ پانچ سال کا خیال کرتے ہیں مجھے تو پانچ سیکنڈ کا بھی نہیں پتا۔ میں تو آج شَبِ بَراءَت کے آنے سے پہلے کہہ رہا تھا کہ اتنے منٹ رہ گئے ہیں معلوم نہیں شَبِ بَراءَت کو ہم حاصِل کر سکیں گے یا نہیں؟ پھر جب سورج غروب ہوا تو میں نے تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا اور اِعلان کیا کہ "اللہ پاک کی رَحمت سے ہم شَبِ بَراءَت میں داخِل ہو گئے ہیں۔" آپ لوگ میرے لیے دُعا کریں کہ مجھے عافیت کے ساتھ طویل عمر نصیب ہو۔ میں کمزور ہوں بوڑھا ہوں جو بھی ہوں اللہ پاک کی رَحمت شاملِ حال ہے وہ چاہتا ہے تو مجھ سے بلوا رہا ہے بیٹھا ہوں، جب تک وہ کَرَم فرمائے گا اِنْ شَآءَ اللہ

www.dawateislami.net

آپ کی خدمت کرتا رہوں گا اور مَدَنی پُھول لٹاتا رہوں گا۔ آپ مجھ سے خوش رہیں اور میرے حق میں دُعا کرتے رہیں۔ یہ نہ سوچیں کہ یہ چلا گیا تو یوں ہو جائے گا یا باپا کے بعد کیا ہو گا؟ یاد رَکھیے! باپا کچھ اتھارٹی نہیں ہے سب کچھ اللہ پاک کی رَحمت ہے۔ ورنہ جیتے جی بھی کچھ ہو سکتا ہے ایسی کئی تحریکیں ہوتی ہیں جن کے قائدین زندہ ہوتے ہیں صحت مند ہوتے ہیں مگر وہ تحریکیں سبوتاژ ہو جاتی ہیں، برباد ہو جاتی ہیں، ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہیں، خصوصاً سیاسی تحریکوں میں ایسا بہت ہوتا ہے۔ پھر ہماری تو کوئی سیاسی تحریک بھی نہیں ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم تو دِین کی خدمت کرتے ہیں ہماری تحریک بڑھتی جا رہی ہے اللہ پاک کی رَحمت سے بڑھتی رہے گی۔

دعوتِ اسلامی کی مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کو فوقیت دیجیے

میری وصیت کو یاد رَکھیے گا کہ دعوتِ اسلامی کی مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کو ہی فوقیت دینی ہے، یہ جس طرح چاہیں اس طرح دعوتِ اسلامی کے ذَریعے دِین کی خدمت کرنی ہے۔ جو اپنی چلائے گا مَرکزی مجلسِ شُوریٰ اس کی نہیں چلنے دے گی۔ دعوتِ اسلامی کے ذَریعے دِین کی خدمت کا جو سسٹم میں نے بنایا ہے یا میرے سامنے بنایا گیا ہے اس کو کوئی بھی نہ توڑے اور جو توڑنے کی کوشش کرے آپ لوگ اسے توڑنے مَت دینا۔ آج کل سوشل میڈیا کا دور ہے کسی کو D Grade کرنا یا Up Grade کرنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔ ابھی کسی کی دو چار کرامتیں گڑھ کر سنا دی جائیں تو لوگ اس کے پاؤں چومنے لگ جائیں گے اور اگر واقعی اللہ پاک کے کسی نیک بندے کو وِلایت مل گئی ہو لیکن اس پر اِلزام لگا دیا جائے کہ اتنے پیسے کھا گیا ہے تو قوم فوراً اس کے خلاف ہو جائے گی۔ اللہ پاک میری دعوتِ اسلامی اور دعوتِ اسلامی والوں اور بِالخُصُوص میری لاڈلی مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کو خائنین کی نظرِ بد سے ہمیشہ بچائے اور انہیں اِخلاص کے ساتھ خوب دِین کی خدمت کرنے کی سعادت بخشے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

موت ایسی حقیقت ہے جس کا اِنکار نہیں

(نگرانِ شُوریٰ کے بارے میں فرمایا:) دیکھو میرا شیر بیٹھا ہوا ہے ابھی اس نے چند دورے کیے اور مَاشَآءَ اللہ کروڑہا کروڑ روپے کے مَدَنی عطیات جمع کر لیے، 300 کے قریب 12 ماہ کے مُسافر تیار کر لیے اور بھی نہ جانے کتنے کتنے مَدَنی

www.dawateislami.net

کاموں کے اَہداف دے کر آیا ہے، کتنی ہی خصوصی ٹرینیں اِعتکاف کے لیے تیار کر لیں۔ میرے جیتے جی مَدَنی کام کر رہے ہیں اگر میں ان کی زندگی میں چلا گیا پھر بھی یہ مَدَنی کام جاری رکھیں گے۔ کیا معلوم یہ میری زندگی میں چلے جائیں کہ مَرنا بر حق ہے۔ ﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ ﴾ (پ۲۱، العنکبوت:۵۷) ترجمۂ کنزالایمان: "ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔" اللہ پاک سب کو سَلامت رکھے۔ کسی کو بھی خوش فہمی کا شِکار نہیں ہونا چاہیے کہ میں ابھی نہیں جانے والا بعد میں جاؤں گا موت کے وقت کسی کی نہیں چلتی۔ سب نے موت کا کانٹا نگل لیا ہے۔ سمجھانے کے لیے عرض کرتا ہوں: جیسے مچھلی کے لیے کانٹا پھینکا جائے اور وہ کانٹا مُنہ میں لے جائے تو وہ تڑپتی ہے کبھی اِدھر بھاگتی ہے کبھی اُدھر بھاگتی ہے تو شِکاری ہنستا ہے اور کہتا ہے کہ تو جتنا بھی پُھدک لے، جتنا دوڑنا ہے دوڑ لے، تیری ڈور میرے ہاتھ میں ہے، تو نے آنا میرے پاس ہی ہے۔ یوں ہی ہم بھی موت کا کانٹا نگل چکے ہیں جب بھی موت کا وقت آئے گا ہمیں مَرنا پڑے گا اور قبر میں اُترنا پڑے گا کوئی بھی نہیں بچے گا کوئی بھی موت سے فَرار کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ موت ایک ایسا مُتَّفَق عَلَیْہ مسئلہ ہے کہ جو لوگ خُدا کے منکر ہیں وہ بھی موت کا اِنکار نہیں کرتے، وہ بھی دیکھتے ہیں لوگ مَر جاتے اور ان کے جسم گل سڑ جاتے ہیں۔

وفاداری اور اس کی اَہمیت

سُوال: وفا کی کیا اَہمیت ہے، کسی پر آزمائش آجائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: وفا تو وفا ہوتی ہے، وفا کی پہچان آسائش کے وقت نہیں ہوتی بلکہ جب دھکا پڑتا ہے تو پتا چلتا ہے کون کتنا وفادار ہے؟ یہ نہیں کہ جب تک عہدے پر ہے خوب بھاگ دوڑ کر کام کر رہا ہے اور جس دِن عہدہ گیا اسی دن مسئلہ کھڑا کر دیا کہ میرے اوپر ظلم ہوا ہے، مجھے فُلاں کام سے روک دیا گیا، کیا یہ لوگ Dictator[1] ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح تو یہ شخص ساری وفاداری کا جنازہ نکال دے گا۔ وفا کیا ہے؟ کوئی حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے پوچھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسلسل فتوحات فرما رہے تھے کہ اچانک اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا پیغام ملا کے واپس آجائیں، حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہاں یہ نہیں فرمایا کہ کیوں واپس آجاؤں؟ میں تو اتنی فتوحات کر رہا

1 ...... ڈکٹیٹر اسے کہا جاتا ہے جو فردِ واحد کی حیثیت سے مُطلَقُ الْعِنَان ہو کر حکومت کرے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہوں، میں نے اتنا اتنا کام کیا ہے، یہ میرے ساتھ کون سا اِنصاف ہے کہ آپ مجھے واپس بُلا رہے ہیں؟ بلکہ حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن وَلید رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے پیغام ملتے ہی فرمایا: میں اب بھی عام سپاہی کی طرح اللہ پاک کے دِین کے لیے لڑتا رہوں گا۔ آج بھی تاریخ میں ان کا یہ قول موجود ہے۔[1] کوئی بھی صحابی اپنے نفس کے لیے اِس طرح کا مسئلہ نہیں کر سکتے پھر حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ تو سَیفُ اللہ یعنی اللہ پاک کی تلوار تھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا لقب ہے سَیفٌ مِّنۡ سُیُوفِ اللہ یعنی اللہ پاک کی تلواروں میں سے ایک تلوار۔[2] اسی لیے ان کا عہدہ لے کر اِمتحان لیا گیا اور یہ وفادار ثابت ہوئے جبکہ ہم لوگ تو کمزور ہیں۔

میری وَصیت یاد رکھنا کہ مَرکزی مجلسِ شُوریٰ سے کبھی بھی غداری نہیں کرنی بلکہ جو ان کی مخالفت کرے تو مہربانی کر کے اس کا ساتھ بھی نہیں دینا۔ اب کوئی یہ نہ کہے کہ یہ تو بوڑھا ہو گیا ہے، بے وقوف آدمی ہے اسے ان لوگوں نے چڑھا دیا ہے یا اس پر قبضہ کر لیا ہے، ایسا کچھ بھی نہیں ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کے اَراکین میرے مُرید ہیں اور انہیں یہ مسئلہ معلوم ہے کہ پیر کی گستاخی کرنے سے بیعت ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ لوگ عام مسلمان کی گستاخی قبول نہیں کرتے تو میری گستاخی کیوں کریں گے؟ پھر انہوں نے کیا مجھے Miss Guide کیا ہے اور میں نے کونسا کام ان کی باتوں میں آکر کیا ہے؟ نیز جو مجھے ایسا سمجھتا ہے کہ میں ایسا ڈھیلا اور پلپلا ہوں اور باتوں میں آجاتا ہوں تو وہ غور کرے کہ ایسے شخص کو پیر بنانا کیسا؟ یاد رکھیے! یہ سب شیطانی وَساوِس ہیں ہمیں ان سے بچنا چاہیے اور دعوتِ اسلامی والے ہیں تو دعوتِ اسلامی والا بن کر ہی رہنا چاہیے، اسی میں دونوں جہانوں کی بھلائیاں ہیں۔

❖

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو اپنے معزول کیے جانے اور حضرتِ سَیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے امیر لشکر مقرر ہونے اور حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے خلیفہ منتخب ہونے کی خبر ملی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا: اِنۡ کَانَ اَبُوۡبَکۡرٍ قَدۡ قُبِضَ وَقَدِ اسۡتَخۡلَفَ عُمَرُ فَالسَّمۡعُ وَالطَّاعَۃُ لِعُمَرَ وَمَا اَمَرَبِہٖ یعنی اگر حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ وصال فرما چکے ہیں اور حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ امورِ خلافت کے والی بن گئے ہیں تو ہم ان کا حکم سنیں گے اور ان کی اطاعت کریں گے۔

(فتوح الشام، تولیة أبی عبیدة، ۱/۸۸ دار الکتب العلمیة بیروت)

2 ...... عمدة القاری، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب خالد بن الولید، ۱۶/۳۳۸، تحت الحدیث: ۳۷۵۷ ماخوذاً دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	شر سے بچنے کے لیے لوگوں کے عزت کرنے کو اپنا رُعب سمجھنا کیسا؟	19
کیاموسیقی رُوح کی غذا ہے؟	1	داداگیر لوگوں کو اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے	20
میوزک روحانی غذا نہیں بلکہ شیطانی غذا ہے	2	پندرہ شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کو پھلوں اور پھولوں کی قیمتیں بڑھانا کیسا؟	22
شَب بَراءَت کی خُوبیاں اور فضائل	3	صاحبِ حیثیت لوگ مسلمانوں کے گھروں میں افطاری پہنچائیں	23
شَب بَراءَت میں اَہم فیصلے	4	غریب مسلمانوں کو چھوڑ کر حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن میں اِفطاری کھلانا کیسا؟	25
بخشش والی رات میں بخشش سے محروم لوگ	5	رَمَضان شریف میں ڈاکٹروں کے یہاں مَریضوں کا رَش ہونے کی وجہ	26
قاتِل کی توبہ کی صورت کیا ہو گی؟	6	کتنی عمر کے اسلامی بھائیوں کو اِعتکاف میں بٹھایا جائے؟	27
نماز میں کپڑے فولڈ کرنے کا مسئلہ	7	عِلمِ دِین سیکھنے کا جذبہ نہ رکھنے والوں کو اِجتماعی اِعتکاف کی اجازت نہ دی جائے	28
شَب بَراءَت میں سوشل میڈیا پر مُعافی مانگنے سے روکنا؟	8	سیر و تفریح کرنے والوں کو بھی اِعتکاف میں نہ لایا جایا	29
میں نے ایسا کیا کیا ہے جو مُعافی مانگوں؟	10	مُعْتَکِفِین کا اپنے ساتھ بچوں کو لانا کیسا؟	30
جیسی حق تلفی ویسی مُعافی	10	دَورانِ سفر اِیثار کا جذبہ	31
شہیدِ صبر اور اس کا اَجر	11	کیا مَرد و عورت کے لیے تمام سُنّتیں ایک جیسی ہیں؟	32
کیا SMS کے ذَریعے مُعافی مانگنا کافی ہے؟	11	قبر پر اگربتی اور مُوم بتی جلانا کیسا؟	32
دِل بڑا رکھیں اور مُعاف کرنا اِختیار کریں	12	کیا تدفین کے لیے قبروں کے اوپر سے جاسکتے ہیں؟	32
مُعافی مانگنے والے کو مُعاف کر دینا چاہیے	13	بیر کا دَرخت کاٹنا کیسا؟	33
اَولاد کسی صورت میں والدین سے بدتمیزی نہ کرے	13	کیا دعوتِ اسلامی بکھر جائے گی؟	35
میری ذات سے کسی کو شر نہ پہنچے	14	جو اللہ پاک کے لیے کام کرتا ہے وہ آج بھی کرے اور آئندہ بھی کرتا رہے	36
دوسروں کو اپنے شر سے بچانے پر اَحادیثِ مُبارکہ میں تَرغیب	16	آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں	37
اپنی ذات سے دوسروں کو راحت پہنچانا	17	دعوتِ اسلامی کی مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کو فوقیت دیجیے	38
گھر کے اَفراد ایک دوسرے کو اپنے شر سے بچائیں	18	موت ایسی حقیقت ہے جس کا اِنکار نہیں	38
گھر کے بڑے کی اِصلاح کیسے کریں؟	18	وفاداری اور اس کی اَہمیت	39

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰه عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net